سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعرات، 28-نومبر 2019

(یوم الخمیس، 30-ربیع الاوّل 1441ھ)

سترھویں اسمبلی: سولھواں اجلاس

جلد 16 : شمارہ 9

885

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ28-نومبر2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کی توسیع

(i) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے)کے تحت درج ذیل آرڈیننسوں کی مدت میں توسیع کے لئے قراردادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے:

1. آرڈیننس(ترمیم)ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب2019(14بابت2019)
2. آرڈیننس(ترمیم) مقامی حکومت پنجاب2019(15بابت2019)
3. آرڈیننس(ترمیم)ویلیج پنچایتیں ونیبرہڈ کونسلیں پنجاب2019(16بابت2019)
4. آرڈیننس(دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب2019(17بابت2019)

886

(ii)آئین کے آرٹیکل128(2) (اے) کے تحت قراردادیں

1۔ آرڈیننس(ترمیم)ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019(14بابت2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب26۔ستمبر 2019 کو نافذکردہ آرڈیننس(ترمیم)ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب2019 (14بابت2019) کی مدت نفاذ میں25۔دسمبر2019 سے مزید90دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

2۔ آرڈیننس(ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2019(15بابت2019)کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب5۔نومبر 2019کو نافذکردہ آرڈیننس(ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019(15بابت2019)کی مدت نفاذ میں3۔فروری2020سے مزید90دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

3۔ آرڈیننس(ترمیم)ویلیج پنچایتیں و نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2019(16بابت2019)کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب5۔نومبر 2019کو نافذکردہ آرڈیننس(ترمیم) ویلیج پنچایتیں ونیبرہڈ کونسلیں پنجاب2019(16بابت2019)کی مدت نفاذ میں3۔فروری2020سے مزید90دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

4۔ آرڈیننس(دوسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2019(17بابت2019)کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب16۔نومبر2019کونافذکردہ آرڈیننس (دوسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2019(17بابت2019)کی مدت نفاذ میں14۔فروری2020سے مزید90دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

887

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر درج ذیل رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھیں گے:

(i) حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال2017-18

(ii) پبلک سیکٹر کمپنیز، حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال2017-18(والیم-II)

(iii) ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز، پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال2017-18

(iv) سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، ایل جی اینڈ سی ڈی ڈیپارٹمنٹ اور انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب (آئی ڈی اے پی) حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال2018-19

889

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

جمعرات،28-نومبر2019

(یوم الخمیس،30-ربیع الاوّل1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر20منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾

سورة الفجر آیات 27 تا 30

اے اطمینان پانے والی روح!(27)اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی(28)تو میرے(ممتاز)بندوں میں شامل ہو جا(29)اور میری بہشت میں داخل ہو جا(30)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یہ دنیا اک سمندر ہے مگر ساحل مدینہ ہے
ہر اک موج بلا کی راہ میں حائل مدینہ ہے
زمانہ دھوپ ہے اور چھاؤں ہے بس ایک بستی میں
یہ دنیا جل کے بجھ جاتی مگر شامل مدینہ ہے
مدینے کے مسافر تجھ پہ میرے جان و دل قرباں
تری آنکھیں بتاتی ہیں تری منزل مدینہ ہے
شرف مجھ کو بھی حاصل ہے محمدؐ کی غلامی کا
وہ مرے دل میں رہتے ہیں مرا بھی دل مدینہ ہے

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 625 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 839 جناب محمود الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1109 محترمہ منیرہ یامین ستی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین کا ہے۔ جی، چودھری افتخار حسین! سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1115 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: شاہ پور سے ساہیوال روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***1115: چودھری افتخار حسین:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شاہ پور سے ساہیوال روڈ (ضلع سرگودھا) کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 2018 سے اب تک کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں چل سکتی ہیں اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو اس کی از سر نو کب تک تعمیر کر دی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان):

(الف) شاہ پور سے ساہیوال روڈ کو سال 14-2013 میں بنایا گیا اس کی لمبائی 35.43 کلو میٹر ہے اور اس کی چوڑائی 24 فٹ ہے۔

(ب) شاہ پور سے ساہیوال روڈ کی سالانہ مرمت۔ پیچ ورک کی مد میں سال 18-2017 اور سال 19-2018 تک 1.016 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں بھی چل سکتی ہیں اور سڑک پر محکمانہ مرمت پیچ ورک مکمل کر لیا گیا ہے۔ تاہم اس سڑک پر re-surfacing درکار ہے جو کہ اس مالی سال میں فنڈز کی دستیابی اور re-surfacing پروگرام کی منظوری کی صورت میں کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین: جناب چیئرمین! میرا سوال ہے کہ شاہ پور سے ساہیوال روڈ (ضلع سرگودھا) کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین! آپ کے اس سوال کا جواب دے دیا گیا ہے۔ اگر آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو وہ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے سوال پوچھا تھا کہ شاہ پور سے ساہیوال روڈ ضلع سرگودھا کب بنائی گئی اور روڈ کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے۔ ہم نے اس میں بڑا واضح جواب دیا ہے کہ اس روڈ کی لمبائی 35.43 کلو میٹر ہے اور چوڑائی 24 فٹ ہے۔

چودھری افتخار حسین: جناب چیئرمین! محکمے نے سراسر غلط جواب دیا ہے۔ موقع پر سڑک کی چوڑائی 12 فٹ ہے لہٰذا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ اس سڑک کی چوڑائی کب تک مکمل کرائے گا۔ یہ میرے حلقے کی مین سڑک ہے جو تین اضلاع کو آپس میں ملاتی ہے۔

جناب چیئرمین! آپ یہاں سے کوئی بندہ بھیج دیں میں اس کے ساتھ خود جا کر یہ سڑک visit کروا دیتا ہوں۔ آپ کسی آدمی کو بھجوا دیں وہ جا کر دیکھ سکے کہ اس سڑک کی حقیقت میں کتنی لمبائی اور چوڑائی ہے اور اس وقت اس کی کتنی مخدوش حالت ہے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری نے on the floor of the House کہا ہے کہ یہ جواب درست ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے اس سڑک کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ یہ سڑک 14-2013 میں بنائی گئی تھی۔ جب اس سڑک کی مرمت کا کام ہمارے محکمہ کے اختیار میں آیا تو محکمہ وقتاً فوقتاً سڑک کی مرمت، پیچ ورک، پُلیوں کی مرمت کی صورت میں کام کر رہا ہے جس سے ٹریفک کی روانی میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ یہ سڑک سات برس پہلے تعمیر کی گئی تھی اور اس پر 62.50 ملین روپے لاگت آئی تھی۔ اس سڑک پر ٹریفک کا لوڈ بہت زیادہ ہے اور معزز ممبر اس سڑک کی چوڑائی میں اضافہ کروانا چاہتے ہیں۔ میں دوبارہ بتا دیتا ہوں کہ اس سڑک کی چوڑائی 24 فٹ ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین! پارلیمانی سیکرٹری فرما رہے ہیں کہ اس سڑک کی چوڑائی 24 فٹ ہے۔ البتہ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ اس سڑک کو repair کی ضرورت ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! یہ سات سال پرانی سڑک ہے۔ اس سڑک کی مرمت یعنی پیچ ورک اور resurfacing ہوتی رہتی ہے۔ اس سڑک پر ٹریفک کا load بہت زیادہ ہے۔ معزز ممبر اگر اس سڑک کا visit کرنا چاہیں تو میں اس کے لئے حاضر ہوں۔

چودھری افتخار حسین: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ اس سڑک کی سائیڈز پر جو کچی جگہ ہے اس کو ملا کر اس کی چوڑائی 24 فٹ بنتی ہو گی لیکن اصل میں اس سڑک کی چوڑائی 24 فٹ نہیں ہے۔ آپ بے شک اس کو چیک کروا لیں۔ آپ ذاتی طور پر وہاں پر visit کر لیں اور پھر خود ہی فیصلہ کر لیں کہ اس سڑک کی کیا حالت ہے اور اس کی چوڑائی کتنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میرے لئے معزز ممبر قابل احترام ہیں اور میں ان کو اپنے ساتھ لے جا کر یہ سڑک چیک کروانے کے لئے تیار ہوں کیونکہ اس سڑک کی چوڑائی واقعی 24 فٹ ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین! پارلیمانی سیکرٹری فرما رہے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ چلیں تو وہ آپ کو اس سڑک کی چوڑائی چیک کروا دیں گے۔

چودھری افتخار حسین: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری میرے بھائی ہیں اور میں نے ان کے ساتھ مقابلہ نہیں کرنا۔ یہ میرے ساتھ چلیں اور اس سڑک کو دیکھ لیں۔ یہ میرے ساتھ آج ہی چلیں اور اس سڑک کو چیک کر لیں۔ کیا یہ میرے ساتھ وہاں پر آج ہی جانے کے لئے تیار ہیں؟

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین! آپ پارلیمانی سیکرٹری کے ساتھ بیٹھ جائیں وہ اس حوالے سے آپ کو مطمئن کریں گے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے لہٰذا اب آپ اپنے اگلے سوال کو لے لیں۔

چودھری افتخار حسین: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1116 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: جھاوریاں سے شاہ پور روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***1116: چودھری افتخار حسین:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جھاوریاں سے شاہ پور روڈ (ضلع سرگودھا) کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017 اور 19-2018 سے اب تک کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں چل سکتی ہیں اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو اس کی از سر نو تعمیر کب تک کر دی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جھاوریاں سے شاہ پور روڈ کو سال 05-2004 میں بنایا گیا جس کی لمبائی 18.10 سے کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی 20 فٹ ہے۔

(ب) جھاوریاں سے شاہ پور روڈ کی سالانہ مرمت پر سال 18-2017 میں 0.409 ملین روپے خرچ ہوئے اور اس سال 19-2018 میں 6.360 ملین روپے خرچ ہوئے تفصیل درج ذیل ہے:

سال 18-2017

(i) محکمانہ مرمت پیچ ورک کی مد میں 0.409 ملین روپے خرچ ہوئے۔

سال 19-2018

(ii) کلومیٹر نمبر 35 تا 40 تک ری سرفیسنگ (DST) کی مد میں 7.389 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں بھی چل سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین: جناب چیئرمین! میرا یہ سوال جھاوریاں سے شاہ پور روڈ کی تعمیر سے متعلق ہے۔ یہ سڑک بھیرہ انٹر چینج سے اُترتی ہے، شاہ پور، میانوالی اور سرگودھا روڈ کے ساتھ ملتی ہے۔ اس کے ساتھ یہ جھنگ اور سرگودھا روڈ کو بھی ملاتی ہے۔ اس سڑک کی حالت بہت خراب ہے لہٰذا اس کی فوری طور پر مرمت کروائی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے کوئی ضمنی سوال نہیں پوچھا البتہ میں اس کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ جھاوریاں سے شاہ پور روڈ کو 05-2004 میں بنایا گیا تھا۔ اس کی لمبائی 18.10 کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی 20 فٹ ہے۔ سال 19-2018 میں اس سڑک کی مرمت پر 6.360 ملین روپے خرچ کئے گئے۔ اس کی تفصیل جواب میں درج ہے لیکن میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔

سال2017-18

(i) محکمانہ مرمت پیچ ورک کی مد میں0.409 ملین روپے خرچ ہوئے۔

سال2018-19

(i) کلومیٹر نمبر 35 تا40 تک ری سرفیسنگ (DST) کی مد میں 7.389 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں بھی چل سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری !معزز ممبر چودھری افتخار حسین چاہتے ہیں کہ اس سڑک کی مرمت کی جائے اور آپ اس حوالے سے انہیں یقین دہانی کروادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! معزز ممبر چودھری افتخار حسین میرے لئے قابل احترام ہیں اور وہ اس سڑک کو جہاں سے مرمت کروانا چاہتے ہیں اس کی مجھے نشاندہی فرمادیں تو میں محکمہ کو اس حوالے سے ہدایت کردوں گا۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین! پارلیمانی سیکرٹری یقین دہانی کروارہے ہیں کہ آپ انہیں نشاندہی کردیں تو وہ محکمہ کو اس سڑک کی مرمت کے لئے ہدایت کردیں گے۔

چودھری افتخار حسین: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! یہ بہت اہم سڑک ہے۔ یہ سڑک شاہ پور سے سرگودھا کو ملاتی ہے اور شاہ پور سے موٹروے بھیرہ کو بھی ملاتی ہے۔ جنوبی پنجاب جانے کے لئے زیادہ تر یہی راستہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اس سڑک پر ٹریفک کا بہت زیادہ load ہے۔ اس سڑک کی مرمت کے لئے جتنی رقم مختص کی گئی ہے وہ sufficient نہیں ہے۔ محکمہ نے اس سڑک کے پیچ ورک کے لئے 0.409 ملین روپے مختص کئے تھے لیکن یہ رقم ناکافی ہے۔

جناب چیئرمین! کیا پارلیمانی سیکرٹری بتا سکتے ہیں کہ کب تک اس سڑک کی مرمت کا کام مکمل ہو جائے گا؟ اس سڑک کی مرمت کے لئے مزید فنڈز مہیا کئے جائیں۔ چونکہ یہ معاملہ میرے حلقہ سے بھی related ہے لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری اس حوالے سے یقین دہانی کروادیں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! رانا منور حسین نے بڑا اچھا ضمنی سوال کیا ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ سڑک 05-2004 میں بنائی گئی تھی اور اب 2019 ختم ہونے کو ہے۔ یہ بہت مصروف ترین سڑک ہے۔ اس سڑک کے پیچ ورک کے لئے جو رقم رکھی گئی واقعی وہ ناکافی ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی پچھلے دس سال حکومت رہی ہے کیا انہیں اپنے دور حکومت میں یہ سڑک نظر نہیں آئی؟

جناب چیئرمین! ہماری حکومت کو قائم ہوئے 14 ماہ ہوئے ہیں اور میں معزز ممبران کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ جیسے ہی ہمیں فنڈز مہیا ہوں گے ہم اس سڑک کی مرمت کا کام مکمل کروائیں گے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 1120 جناب گلریز افضل گوندل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1144 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب میں محکمہ کے زیر اہتمام سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

*1144: **جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کی کون کون سی سڑکیں ہیں ان کی لمبائی کتنی ہے؟

(ب) کتنی سڑکیں زیر تعمیر ہیں ان کے نام اوران پر کتنا کام ہوا ہے کتنا بقایا ہے، کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) مالی سال 2018-19 میں کتنی رقم کس کس سڑک کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت زیر تعمیر سڑکوں کی تکمیل جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع خوشاب میں شاہرات کی کل تعداد 596 ہے جن کی کل لمبائی 2085 کلومیٹر ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع خوشاب میں محکمہ ہائی وے کی زیر نگرانی 18 سکیمز زیر تعمیر ہیں ان سکیموں کا تقریباً 65 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 35 فیصد بقایا ہے اب تک سکیموں پر 1252.244 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔ بقایا 1624.253 ملین رقم درکار ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 2019-20 میں حکومت کی جانب سے 443.408 ملین رقم مختص کی گئی ہے جس کی مد میں اب تک 234.006 ملین فنڈز مہیا کئے گئے ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی، ہاں! حکومت زیر تعمیر شاہرات کو فنڈز کی دستیابی پر جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے تھے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں ان کو یہ سڑک نظر نہیں آئی۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ کی آواز کم آرہی ہے۔ جب آپ غصے میں ہوتے ہیں تو پھر آپ کی آواز زیادہ اونچی آتی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میرے اس مائیک کو تھوڑا اُونچا کروادیں کیونکہ اگر مائیک اُونچا ہو گیا تو میری آواز آپ تک پہنچ جائے گی۔ ہمارے دس سال کے دور حکومت میں بے شمار نئی سڑکیں تعمیر کی گئیں۔ محکمہ کے ریکارڈ سے میری اس بات کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح ہمارے دور حکومت میں سڑکوں کی ریگولر repair ہوتی رہی ہیں لیکن جب سے پی ٹی آئی کا دور حکومت شروع ہوا ہے تو ہمارے مسلم لیگ (ن) کے دور کی جتنی سڑکیں بن رہی تھیں انہیں روک دیا گیا ہے اور ہماری جو سڑکیں sanctioned تھیں جن پر کام شروع ہو گیا تھا۔ نور پور تھل سے صحرا کو چیرتی ہوئی 55 کلو میٹر سڑک جھنگ روڈ کی طرف جاتی ہے اس سڑک کے لئے 85 کروڑ روپے sanctioned بھی ہو گئے جس میں سے 10 کروڑ روپیہ لگ بھی چکا ہے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے پچھلے سال widening and improvement میں اُس سڑک پر صرف 90 لاکھ روپے release کئے ہیں۔ کیا یہ حکومت صحرا کے اُن لوگوں کی خاطر اس سڑک کو کچھ اور پیسے دینے کا ارادہ رکھتی ہے، یہ اُس سڑک کے لئے پیسے release کریں گے یا یہ چاہتے ہیں کہ اگلے پیسے بھی ضائع ہوں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعمیرات و مواصلات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد وارث شاد جس سڑک کی بات کر رہے ہیں ایک تو یہ مجھے اُس سڑک کا specific name نہیں بتا سکے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! یہ سڑک پی پی۔84 ضلع خوشاب میں آتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعمیرات و مواصلات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! اس سڑک کی estimated cost 1589.495 million rupees ہے اور اس پر expenditures 1444.825 million rupees ہو چکے ہیں۔ 19-2018 کی ADP میں خوشاب کا جتنا حصہ بنتا تھا وہ ہم نے رکھ دیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے صرف یہ commitment لینا چاہتا ہوں کہ آنے والے بجٹ میں اس سڑک کے لئے صرف 20 کروڑ روپیہ دے دیں کیونکہ پہلے جو 10 کروڑ روپیہ اس سڑک پر لگ چکا ہے وہ ضائع ہو رہا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری اس چیز کو realize کر سکتے ہیں کیونکہ یہ بھی صحرائی علاقے سے ہے۔

جناب چیئرمین! میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ سکیم dead نہ ہو جائے۔ یہ سڑک CPEC کو بھی attach کرتی ہے۔ یہ جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور فیصل آباد کے لئے shortest possible route ہے تو میرے بھائی آج جتنا commit کر سکتے ہیں وہ کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعمیرات و مواصلات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! جناب محمد وارث شاد مجھ سے تو 20 کروڑ روپے کی commitment مانگ رہے ہیں اور ابھی بتا رہے تھے کہ ان کی حکومت نے 9 کروڑ روپیہ لگایا تھا۔ 2008 میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی تو انہوں نے جناب پرویز الٰہی کی حکومت کی ongoing schemes stop کر دیں لیکن

میں on the floor of the House ensure کرا رہا ہوں کہ ان کی جتنی ongoing schemes ہیں ہمارے پاس جیسے ہی فنڈز آتے رہیں گے یہ سکیمیں انشاءاللہ بنتی رہیں گی لیکن میں یہ commitment نہیں کرتا کہ ہم اگلے بجٹ میں اس سڑک کے لئے کتنے پیسے رکھیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1170 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھیرہ تا جھاوریاں روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1170: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بھیرہ سے جھاوریاں روڈ (ضلع سرگودھا) کب بنائی گئی، اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18۔2017 اور 19۔2018 میں کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور اس پر گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر کب تک تعمیر کر دی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) بھیرہ سے جھاوریاں روڈ کی سال 91-1990 میں توسیع کی گئی۔ اس کی لمبائی 30 کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی 20 فٹ ہے۔ مزید برآں اس سڑک کو 17-2016 میں برائے توسیع 24 فٹ کارپٹ روڈ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔

(ب) اس سڑک کو کارپٹ بنانے کی مد میں اب تک 325.000 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں باقی ماندہ سڑک پر سالانہ مرمت سال 18-2017 اور 19-2018 میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کے بیشتر حصہ پر پیچ ورک اور کارپٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی ماندہ سڑک پر پیچ ورک کا کام جاری ہے۔ سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں چل رہی ہیں۔

(د) مذکورہ سڑک کے کلومیٹر 0 تا 16 اور کلومیٹر نمبر 24 تا 34 پر پیچ ورک مکمل کر لیا گیا ہے باقی حصہ پر پیچ ورک کا کام جاری ہے سڑک کا آخری حصہ کلومیٹر نمبر 32.20 تا 50.30 پر کارپٹ ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! یہ سڑک بھیرہ انٹر چینج کے اوپر ہے اور یہ سڑک میانوالی، بھکر، خوشاب براستہ جھنگ کو ملاتی ہے اس لئے یہ سڑک بہت اہم ہے۔

جناب چیئرمین! محکمہ نے اس سوال کا جو جواب دیا ہے وہ بالکل غلط ہے کہ سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں چل رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے حلقے کے بالکل ساتھ والے حلقے کے "نئے پاکستان والے" میرے دوست چودھری افتخار حسین بیٹھے ہیں اُن سے پوچھیں وہاں پر 6/6 فٹ کے گڑھے پڑ چکے ہیں، اطراف میں آٹھ آٹھ مٹی اور ریت کی ٹرالیاں پڑی ہیں۔ وہاں سے سائیکل گزر سکتی ہے اور نہ ہی موٹر سائیکل گزر سکتی ہے۔ انہوں نے جو جواب میرے سوال کا دیا ہے وہ قطعاً غلط ہے اور پورے ایوان کے ساتھ جھوٹ بولا جا رہا ہے کہ جو سڑک ہمارے پچھلے دور میں شروع ہوئی، 2018 تک بھیرہ سے چک مبارک تک بنی اور چک مبارک تا شاہ پور سڑک کی حالت بے حد خستہ ہے۔ بھیرہ انٹر چینج سے ساتھ والے اضلاع کے ممبران گزرتے ہیں وہ اسی سڑک کے ذریعے ہی اپنے اضلاع کو جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے سوال ہے کہ ممبران بھکر، لیہ، شاہ پور اس بات کا جواب ہاں یا ناں میں دے دیں کیا وہ سڑک تسلی بخش ہے؟

جناب چیئرمین: ان کا emphasis جز (ج) پر ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! اگر معزز ممبر میرے چھوٹے بھائی جواب پڑھ لیتے کہ جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ مذکورہ سڑک کے بیشتر حصہ پر پیچ ورک اور کارپٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی ماندہ سڑک پر پیچ ورک کا کام جاری ہے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے یہاں یہ بتایا ہے کہ وہاں موٹر سائیکل نہیں چل سکتی، سائیکل نہیں چل سکتی، میں on the floor of the House ensure کرتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ چلیں وہاں سائیکل، موٹر سائیکل کیا دوسری ٹرانسپورٹ بھی چل رہی ہے۔ ہم نے بالکل صحیح بتایا ہے کہ اس سڑک پر پیچ ورک کا کام ابھی جاری ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! یہ تنقید برائے تنقید ہو جائے گی۔ ہم یہاں بہتری کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ یہاں یہ ensure تو اس وقت کریں جب وہاں پر کوئی کام ہو۔ وہ میرا حلقہ بنتا ہے، ہمارے متعلقہ ڈائریکٹر جنرل جو آج کل قائم مقام سیکرٹری ہیں یہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور افتخار گوندل صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ مجھے بتا دیں کہ وہاں پر کون سی سڑک ہے جس کو یہ تسلی بخش کہہ رہے ہیں۔ وہ سڑک تسلی بخش حالت میں نہ ہے۔ میں ان پر یا گورنمنٹ پر تنقید کرنے کی کوشش نہیں کر رہا بلکہ میں عوام کی بہتری کے لئے اس سڑک کو چلانے کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔ ہمارے متعلقہ وزیر اعظم کے ضلع کو بھی وہی سڑک جاتی ہے۔

جناب چیئرمین! میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ یہاں پر ہم اپنے محکمہ کو کہیں کہ وہ درست ہے یا درست نہیں ہے۔ میرا یہاں کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے اسمبلی میں غلط جواب جمع کرایا ہے۔ افتخار گوندل صاحب نے جو آگے بات کی ہے تو وہ بھی 24 فٹ سڑک نہ ہے۔ وہ میرے متعلقہ نہیں تھا اس وجہ سے میں نے کوشش کی کہ میں اس پر بات نہ کروں۔

جناب چیئرمین! یہ غلط بات ہے میری آپ کے توسط سے درخواست ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کو بھیجا جائے اور اس پر غور کیا جائے کہ آیا یہ جواب درست ہے یا غلط ہے؟ اس کے بعد پارلیمانی سیکرٹری آپ کی وساطت سے اسمبلی میں آکر جواب دے دیں اور بتائیں کہ یہ ایم پی اے غلط کہہ رہے تھے تو on the floor of the House میں آپ سب کے سامنے کہوں گا کہ یہ صحیح ہیں، میں غلط ہوں اور میں معذرت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اس سڑک کے بارے میں چودھری افتخار حسین نے بھی ذکر فرمایا ہے۔ اس کے جواب میں کوئی ambiguity ہے۔ آپ اسے دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں گزارش کر رہا ہوں کہ تسلی بخش کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ سڑک مکمل ہو چکی ہے۔ اس پر کام جاری ہے اور اس کی ہسٹری اگر میں بتاؤں تو میرے پاس تمام تفصیل بھی ہے۔ یہ بھیرہ سے جھاوریاں روڈ کی سال 91-1990 میں تعمیر و توسیع کی گئی۔ بھیرہ سے جھاوریاں روڈ کی سال 91-1990 میں توسیع کی گئی۔ اس کی لمبائی 30 کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی 20 فٹ ہے۔

جناب چیئرمین! مزید بر آں اس سڑک کو 17-2016 میں برائے توسیع 24 فٹ کارپٹ روڈ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کا گروپ نمبر 3 کلومیٹر 0.27 پل وزیدی سے بھیرہ جس کی لمبائی 30 کلومیٹر بمطابق معاہدہ 651.404 ملین زیر تعمیر ہے۔ اس سڑک کو کارپٹڈ کرنے کی مد میں اب تک 329.923 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔ اب تک کلومیٹر نمبر 32.20 تا 50.30 کارپٹ ہو چکی ہے۔ اس میں مزید 400 ملین فنڈز درکار ہیں۔ آپ خود بھی 400 ملین روپے کے فنڈز کو سمجھتے ہیں۔

جناب چیئرمین! محکمہ نے جو جواب دیا ہے بالکل صحیح دیا ہے کہ جب ہمارے پاس پیسا ہو گا تو آہستہ آہستہ ہم اس کو مکمل کریں گے۔ ان کی بات واقعی صحیح ہے کہ یہ بہت رش والی سڑک ہے اور یہ مین سڑک ہے۔ ہم انشاءاللہ اس کو مکمل کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں یہ ensure نہیں کر سکتا کہ اسی بجٹ میں ہم 400 ملین روپے اس سڑک کو دیں گے۔ ہمیں جتنا پیسا دستیاب ہو گا اسی میں کام ہو گا۔

جناب چیئرمین: اس سڑک کے بارے میں چودھری افتخار حسین نے بھی بات کی ہے۔ آپ کا بھی کہنا ہے کہ اس سوال کا جواب غلط آیا ہے۔ اگر جواب غلط ہے تو محکمہ مواصلات و تعمیرات کی سٹینڈنگ کمیٹی ابھی نہیں بنی اس لئے اس سوال کو ہم pending کر لیتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری اس سوال کا جواب دوبارہ منگوا لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! آپ جو حکم کریں گے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ میں آپ کی اجازت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ابھی خود آپ کو جواب دیا ہے کہ ہمارے پاس فنڈز نہ ہیں۔ انہوں نے ابھی خود یہ بھی کہا ہے کہ یہ سڑک بہت اہم ہے اور خود ہی

اپنے جواب کے اندر یہ بات لکھ رہے ہیں کہ تسلی بخش حالت ہے۔ اس کا فیصلہ آپ خود کر لیں۔ اگر سٹینڈنگ کمیٹی برائے مواصلات و تعمیرات نہیں ہے تو آپ اس سوال کو سپیشل کمیٹی کو بھیج دیں۔ محکمہ کے افسران یہاں بیٹھے ہیں، kindly ہماری بات سن لیں اور

On urgent basis this scam be settled. I will be very very grateful to the Hounorable Minister, Parliamentary Secretary and Secretary C&W.

جناب چیئرمین! Kindly اس پر کوئی رولنگ دے کر آگے چلئے گا۔ I will be very gratefull آپ سپیشل کمیٹی کو یہ سوال refer کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! اس سوال کو pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں گزارش کر رہا ہوں کہ اس سڑک کے حوالے سے محکمہ نے جو بھی جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اب بھی ensure کراتا ہوں کہ وہ صحیح ہے کہ یہ سڑک مصروف سڑک ہے۔ اس کا کام فنڈز کی دستیابی پر مکمل ہو جائے گا۔ یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور مجھے بتا دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے۔ اب منسٹر صاحبان تالیاں بجا رہے ہیں۔ میں نہایت افسوس سے کہتا ہوں کہ ہم نے اس چیز کی بہتری کرنی ہے، خرابی نہیں کرنی لیکن یہ نیچے سے آپ کو اشارے کر رہے ہیں کہ آپ آگے چلیں۔ This is very bad very

جناب چیئرمین! میں نے سوال شروع کرنے سے پہلے کہا تھا کہ اس کو politicise مت کریں۔ میں نے اکیلے وہاں سے نہیں گزرنا، آپ لوگوں نے، ہماری families نے اور عوام نے وہاں سے گزرنا ہے۔ Kindly don't politicise it اس پر آپ مہربانی کریں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ pending بھی نہ کریں۔ ہماری سٹینڈنگ کمیٹی بھی نہیں بنی تو آپ اس کو سپیشل کمیٹی کو بھیج

دیں۔ ہم تو اس کی تصحیح کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ آپ پاکستان بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: اس سوال کے جز(ج) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے یہاں خود فرمایا ہے کہ سڑک کی حالت تسلی بخش نہیں ہے لیکن فنڈز درکار ہیں۔ ہم اس سوال کو pending کرتے ہیں۔ آپ اس سوال کا دوبارہ جواب منگوائیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 1188 جناب لیاقت علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1209 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: بچہ چٹھہ تاہر کی سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***1209: چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) Road from Bucha Chatta to Harchoki via Dargianwala and Botala Jhanda Singh ضلع گوجرانوالہ پر کام ہو رہا ہے یا نہیں؟

(ب) اس کی تعمیر کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

(ج) اس کی تعمیر کب تک مکمل ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) یہ درست ہے۔ کہ روڈ بچہ چٹھہ تا ہر کی براستہ در گاں والا اور بوتالہ جھنڈہ سنگھ ضلع گوجرانوالہ ADP کا پراجیکٹ ہے اور اس پر کام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔

(ب) اس کی تعمیر کے لئے مالی سال19-2018 میں 18.182 ملین روپے فنڈز مختص ہیں۔

(ج) اس روڈ کی تعمیر کے لئے 555 ملین کے بقیہ فنڈز درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر یہ سکیم مالی سال20-2019 میں مکمل ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ میں Maintenance and Repair کی مد میں کتنے پیسے اس مالی سال میں دیئے گئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! گوجرانوالہ ڈویژن میں اس مالی سال 20-2019 میں دو دفعہ محکمہ نے پیسے بھیجے ہیں ایک دفعہ 6 کروڑ اور دوسری دفعہ 8 کروڑ روپے بھیجے گئے ہیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! میں ڈویژن کی بات نہیں کر رہا بلکہ ڈسٹرکٹ کی کر رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! یہ پیسے ڈویژن وار جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہاں سے اس کی distribution ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: آج کل ڈویژن وار کمشنر صاحب کے پاس پیسے جاتے ہیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! یہ اس کی تقسیم کی ترجیح کس طرح طے کرتے ہیں، کیا یہ شہری اور دیہاتی علاقوں کی بنیاد پر کرتے ہیں یا ان کا معیار کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! یہ پیسا ڈویژن میں جاتا ہے جس کی distribution کمشنر صاحب کرتے ہیں۔ وہاں معزز ایم این اے اور ایم پی اے صاحبان کمشنر صاحب کے پاس جاتے ہیں اور وہاں اپنی اپنی priorities بتائی جاتی ہیں تب اُن پر کام شروع ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری عادل بخش چٹھہ! کمشنر صاحب کے پاس یہ decision ہوتا ہے اور اس کی کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! گوجرانوالہ میں پی ٹی آئی کا کوئی ایم این اے اور نہ ہی ایم پی اے ہے اس لئے ہم سے وہاں کسی نے consult نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: کمشنر صاحب! اس کو prioritize کر دیں گے۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! یہ ہمارا بھی پوچھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ ہمارے اپوزیشن کے معزز ممبران ہیں، اِن کی جو بھی سڑکیں خراب ہیں اس حوالے سے ایک وفد بنالیں تو میں اِن کو وزیر اعلیٰ سے ملواتا ہوں اور اس مسئلے کو حل کرواتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کی بہت اچھی تجویز ہے۔ جی، اگلا سوال بھی چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 1210 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ:وزیر آباد تا کوٹ ہیرا روڈ
کی تعمیر کے لئے فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*1210: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ وزیر آباد تا کوٹ ہیرا روڈ کی تعمیر کے لئے فنڈز کب جاری ہوں گے جبکہ یہ ADP کی سکیم ہے اس کے لئے کتنے فنڈز مالی سال 19-2018 میں مختص کئے گئے ہیں؟

(ب) یہ روڈ کب تک مکمل ہو گی اس کی تاریخ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع گوجرانوالہ وزیر آباد تا ہیرا روڈ کی تعمیر کے لئے سال 19-2018 میں 66.667 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ سال 20-2019 میں 80.000 ملین مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) اس روڈ کی تعمیر کے لئے مزید فنڈز درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر یہ سکیم مکمل کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 50 percent work has been completed لیکن remaining کام یہ کب کریں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! اس سڑک کی تعمیر کے لئے 19-2018 میں ہم نے 66.667 ملین روپے مختص کئے ہیں جبکہ سال 20-2019 میں 80 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ معزز ممبر بتا رہے تھے کہ گوجرانوالہ میں پی ٹی آئی کا کوئی ایم این اے اور ایم پی اے نہیں ہے تو ہم نے 80 ملین کی رقم گوجرانوالہ کی سڑک کے لئے رکھی ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری عادل بخش چٹھہ! وہاں 80 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! یہ ڈیڑھ ارب روپے بجٹ والی سڑک ہے لیکن 8 کروڑ روپے سے کیا بنے گا کیونکہ پچھلے ٹھیکیدار نے جو کام کیا ہے وہ پورا نہیں ہو رہا؟

جناب چیئرمین: جی، آپ سوال کریں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 50 فیصد کام ہو چکا ہے but 50 percent is yet remaining لہٰذا ڈیڑھ ارب روپے والی سڑک پر یہ آٹھ کروڑ روپے سے کیا بنے گا؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے گوجرانوالہ کے لئے پیسے دیئے ہوئے ہیں لیکن بعد میں اس کی cost بڑھ جائے گی اور آگے کام کچھ بھی نہیں ہوگا۔ وہاں پر لوگ پریشان ہیں، ڈکیتیاں ہو رہی ہیں اور میڈیکل ایمرجنسی کے حوالے سے لوگ تنگ ہو رہے ہیں۔ یہ بتائیں کہ بقایا پیسے یہ کب دیں گے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! ان کا سوال یہ ہے کہ کب تک یہ سڑک مکمل ہوگی؟

(اذانِ مغرب)

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! 19-2018 کے بجٹ میں سے 2018 کا الیکشن ہوا، اس بجٹ کے بعد 66.667 ملین روپے مختص ہوئے اور ہم نے 66 ملین سے بڑھا کر اپنے بجٹ میں 80 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ اگر معزز ممبر چاہتے ہیں کہ ان کی سڑک اسی بجٹ میں مکمل ہو تو یہ ناممکن ہے کیونکہ یہ فنڈز میسر ہونے پر ہی مکمل ہو سکے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب پندرہ منٹ کے لئے وقفہ برائے نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب
کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد جناب چیئرمین 5 بج کر 35 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال رہتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا سوال مکمل ہو گیا تھا۔ انہوں نے آپ کو assurance دے دی تھی کہ وہ آپ کی سڑک کا کام کرا دیں گے۔ اگلا جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1236 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب پی پی۔84 میں سڑکوں کی تعمیر و کشادگی سے متعلقہ تفصیلات

***1236: جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خوشاب پی پی۔84 میں کتنی سڑکیں زیر تعمیر ہیں اور کتنی سڑکوں کی کشادگی اور امپرومنٹ کا کام ہو رہا ہے؟

(ب) ان سڑکوں کا کام کتنے فیصد مکمل ہو چکا ہے؟

(ج) ان میں استعمال ہونے والا مٹیریل کیسا لگایا گیا ہے؟

(د) محکمہ ان سڑکوں کا بقیہ کام کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) محکمہ ہائی وے کے زیر نگرانی پی پی۔84 میں چار سڑکیں زیر تعمیر ہیں جن میں سے ایک سڑک کی کشادگی اور امپروومنٹ کا کام ہو رہا ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔84 میں زیر تعمیر سڑکوں کا تقریباً 33 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 67 فیصد کام بقایا ہے۔ اب تک ان سکیموں پر 138.549 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔ بقایا 847.758 ملین درکار ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر میں ہائی وےspecification کے مطابق مٹیریل استعمال کیا جا رہا ہے۔

(د) جی، ہاں! حکومت زیر تعمیر شاہرات کو فنڈز کی دستیابی پر جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے اور میں پارلیمانی سیکرٹری کے گوش گزار کروں گا کہ یہ ایک روڈ ہے اس پراجیکٹ کا نامThe Construction of road from Village Jamali to Khatwan via Tahla ہے انہوں نے اس سوال کے جواب میں اس روڈ کی72 فیصد روڈcomplete بتائی ہے اس میں 28 فیصدremaining work دیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں پورے وثوق سے یہاں کہتا ہوں کہ وہاں موقع پر28 فیصد کام ہوا ہے اور72 فیصد کام بقایا ہے۔ اس پر بے شک آپ نے جو بھی طریق کار اپنانا ہے وہ اپنالیں چاہے آپ سوال کمیٹی کوrefer کرتے ہیں یا پارلیمانی سیکرٹری اپنے حساب سے کچھ کرلیں۔ یہ جواب بالکل غلط ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! ان کے پی پی۔84 کی چار سڑکیں ہیں تو یہ ذرا دوبارہ فرمائیں گے کہ کون سی سڑک کی بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین!Annexure-B میں تین پر آجائیں اور اس کے آخر میں balance work 28 percent لکھا ہے اس سے پہلےcomplete work 72 percent لکھا ہے۔ اب وہاں موقع کی پوزیشن یہ ہے کہ وہاں پر28 فیصد کام ہوا ہے اور72 فیصد کام بقایا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ جز(ب) کی بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! یہ Annexure-B ہے

جناب چیئرمین: Annexure-B کی جز (ب) میں لکھا ہے کہ 33 فیصد کام مکمل ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! یہ ہائی وے ڈویژن نے Annexures دیئے ہیں اور میں ہائی وے ڈویژن خوشاب کے Annexure-A کو تو میں touch نہیں کر رہا۔ انہوں نے Annexure-B میں detail دی ہوئی ہے۔ Annexure-B میں چار کام ہیں جس میں 1، 2، 3، 4 سیریل نمبر ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں سیریل نمبر 3 پڑھ دیتا ہوں کہ Construction of road from village Jamali to Khatwan via Tahla district Khushab. اس میں work done 72 percent کیا گیا ہے اور balance work 28 percent show کیا گیا ہے جبکہ موقع کی پوزیشن یہ ہے کہ work done 28 percent سے 30 فیصد کے قریب ہے جبکہ میرا estimate ہے کہ 70 فیصد سے 72 فیصد ابھی تک کام ہونا ہے۔ اس میں آپ جو بھی طریق کار اپنائیں تاکہ موقع پر کام مکمل ہو سکے کیونکہ ٹھیکیدار کام چھوڑ کر چلا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ موقع پر کام کچھ اور ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! جناب محمد وارث شاد محترم ہیں اور قابل احترام ہیں۔ ان کی تیسری سکیم Construction of road from village Jamali to Khatwan via Tahla district Khushab. تھی اس کی تفضیلات اس طرح سے ہیں Approved Cost 90.306 million, Expend up to June 2018, 25 million Release for year 2018-19, 5.682 million, Allocation for year 2019-20, 3 million and Balance of work 28 percent ہے۔ Group-I 72 percent یہ میں ذرا clear کر دینا چاہتا ہوں کہ جب ایک سڑک دے دی جاتی ہے تو اُس میں grouping کر دی جاتی ہے اُس میں group first لگا دیا جاتا ہے group second لگا دیا جاتا ہے یہ group first کا جواب ہے اس میں

72 فیصد کام مکمل ہے 28 فیصد بقایا ہے اگر اس کی detail میں جانا چاہتے ہیں تو میں پیچھے چلا جاتا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! میں عرض کر رہا ہوں کہ معزز ممبر ایک particular road کا پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعمیرات و مواصلات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں اُسی سڑک میں فیز 1 کے بارے میں بتا رہا ہوں کہ اُس کا 72 فیصد کام مکمل ہے 28 فیصد باقی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فیز 1 کا 72 فیصد حصہ complete ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں تھوڑا سا clarify کر دیتا ہوں۔ پھر یہ جتنی amount انہوں نے دی ہے اگر انہوں نے bifurcation کی تھی تو وہ بھی پارٹ نمبر 1 کی دیتے۔ انہوں نے جو 90 ملین کا پورا کام تھا وہ 90 ملین پورا دے دیا ہے، جتنی releases ہیں وہ بھی ساری اکٹھی دے دی ہیں، جتنی sanctions ہیں وہ بھی دے دی ہیں end پر آ کر یک دم پارٹ ون کر رہے ہیں تو پھر یہ confusion create ہوتی ہے۔ اب میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ پھر پارٹ ٹو کو کب شروع کر رہے ہیں یہ بتا دیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ پارٹ ٹو کب شروع کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعمیرات و مواصلات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! Work-2 ابھی الاٹ ہونا باقی ہے پہلے پارٹ نمبر 1 کو مکمل کریں گے اُس کے بعد پارٹ 2 الاٹ ہو گا، وہ ابھی الاٹ نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: جی، ابھی فیز 1 مکمل ہونے کے بعد فیز 2 ہو گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! جو پارٹ نمبر 1 ہے وہ بقول ان کے یا ڈیپارٹمنٹ کے اُس کا 28 فیصد کام بقایا ہے اب میرا سوال یہ ہے کہ پارٹ نمبر 2 تو پتا نہیں یہ شروع کریں گے یا نہیں کریں گے وہ الگ بات ہے جو کام 72 فیصد ہو گیا ہے اُس کا 28 فیصد کام جو remaining ہے اُس کی تو کوئی deadline دے دیں کہ وہ کب مکمل ہو گا اُس کا بتا دیں؟

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ پارٹ نمبر 1 کب تک مکمل ہو جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعمیرات و مواصلات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! میں نے معزز ممبر کو بتایا ہے کہ جو 28 فیصد کام بقایا ہے فنڈز کی دستیابی پر انشاءاللہ یہ فیز ہم مکمل کر دیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، فنڈز کی دستیابی کے بعد کام مکمل ہو جائے گا۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 1254 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔79 میں تعمیر ہونے والی سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

***1254: رانا منور حسین:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تعمیر روڈ چک نمبر 58 جنوبی براستہ 119 موڑ شاہین آباد، چک نمبر 126 جنوبی تا سلانوالی ضلع سرگودھا سڑک کب منظور ہوئی، کب تک مکمل ہونا تھا اور اس کے لئے فنڈ سال 2018-19 میں منظور کئے گئے ہیں؟

(ب) اس اہم سڑک سے صوبہ بھر کے علاقوں میں ڈویلپمنٹ کے لئے مٹیریل اور سٹون کریشنگ سپلائی کیا جاتا ہے اس سڑک کو لوڈ برداشت کرنے اور معیاری تعمیر بنانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔ کیا اس کے لئے کنسلٹنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

(ج) اس سڑک کو مکمل کرنے کے لئے 2018-19 میں کتنے فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔ موقع پر سڑک پر کام کیا جا رہا ہے۔

(د) پی پی۔79 سرگودھا میں تعمیر ہونے والی سڑکوں کی موجودہ صورتحال سے آگاہ کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) مرمت و بحالی سڑک سلانوالی سے چک نمبر 58 جنوبی براستہ 119 موڑ چک نمبر 126 جنوبی کل لمبائی 39.80 کلومیٹر ضلع سرگودھا 05.11.2015 کو منظور ہوئی اس کے مختلف گروپس بنائے گئے گروپ نمبر 1 میسرز اعجاز حسین اینڈ کو گورنمنٹ کنٹریکٹر سرگودھا کو ورک آرڈر نمبر C/ 4246 مورخہ 13.06.2016 کے تحت الاٹ ہوا جس کی لاگت 357.951 ملین تھی اور اس کی لمبائی 20.00 کلومیٹر تھی جو کہ مکمل ہو چکا ہے گروپ نمبر 2 میسرز ایم افضل اینڈ برادرز گورنمنٹ کنٹریکٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ کو ورک آرڈر نمبر C/ 4478 مورخہ 10.06.2017 کے تحت الاٹ ہوا جس کی لاگت 382.047 ملین تھی اور اس کی لمبائی 10.00 کلومیٹر ہے اس نے 11.06.2018 کو مکمل ہونا تھا فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام بند پڑا ہے اور اس کے لئے دوران سال 19-2018 میں 50.001 ملین فنڈز مختص کئے گئے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ سڑک سے صوبہ بھر کے علاقوں میں ڈویلپمنٹ کے لئے مٹیریل اور سٹون کرش سپلائی کیا جاتا ہے اس سڑک کی تعمیر روڈ ریسرچ کے ڈیزائن کے مطابق کی جارہی ہے اور اس سڑک کا کام کنسلٹنٹ میسرز AZ Associates کی زیر نگرانی کی جارہی ہے۔

(ج) سال 19-2018 میں 50.001 ملین فنڈز مختص کئے گئے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں الاٹ شدہ کام کو مکمل کرنے کے لئے 300.00 ملین فنڈز درکار ہیں اور پوری سکیم کو مکمل ہونے کے لئے 649.000 ملین رقم درکار ہے یہ درست ہے کہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام بند پڑا ہے اور دستیاب شدہ فنڈز مکمل طور پر خرچ ہو چکے ہیں۔

(د) مندرجہ ذیل چار سڑکات پی پی-79 میں زیر تعمیر ہیں:

1) مرمت سڑک از فیصل آباد سرگودھا روڈ سلانوالی روڈ براستہ چک نمبر 115 ایس بی ساتھ سیم نالہ بشمول ملحقہ چک نمبر 115 ایس بی تا 46 ایس بی لمبائی 6.00 کلومیٹر ضلع سرگودھا اس سڑک کے اوپر تیزی سے کام جاری ہے۔

2) مرمت سڑک سرگودھا فیصل آباد روڈ فل چک نمبر 111 سے 119 موڑ لمبائی 6.80 کلومیٹر ضلع سرگودھا یہ سڑک مورخہ 30.06.2018 کو مکمل ہو چکی ہے۔

3) سڑک تعمیر چک نمبر 119 ایس بی 120 ایس بی لمبائی 2.40 کلومیٹر ضلع سرگودھا اس سڑک پر کام جاری ہے۔

4) تعمیر سڑک سلانوالی برانہ روڈ چک نمبر 140 ایس تحصیل سلانوالی لمبائی 1.70 کلومیٹر ضلع سرگودھا یہ سڑک 24.04.2018 کو مکمل ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب چیئرمین !میں اپنے سوال میں تین ضمنی سوال پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھوں گا۔اس سوال کے جز(الف) میں جو بتایا گیا ہے کہ ٹوٹل پراجیکٹ کی 39.80 کلومیٹر لمبائی ہے اور اس کے تین phases بنائے گئے ہیں ایک فیز مکمل ہو گیا اور دوسرا فیز جاری ہے جبکہ میرے علم کے مطابق جو دوسرا فیز ہے اُس کے فنڈز مکمل طور پر release ہو چکے ہیں۔ آفیسرز گیلری میں سیکرٹری صاحب بھی تشریف فرما ہیں میں اُن سے بھی ملا تھا اُس میں 300 ملین اس سال گورنمنٹ نے release کئے ہیں تو وہاں پر ابھی تک کام شروع نہیں ہوا میں پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کام کب تک شروع کرکے دوسرے فیز کو مکمل کیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر فرمارہے ہیں کہ کب تک کام شروع ہوگا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعمیرات و مواصلات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! یہ واقعی 39 کلومیٹر کی ایک بڑی لمبی سڑک ہے اس کو تین گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے یہ قطعی 300 ملین release نہیں ہوئے۔

جناب چیئرمین!اس میں گروپ نمبر 1 میسرز اعجاز حسین اینڈ کو گورنمنٹ کنٹریکٹر سرگودھا کو ورک آرڈر 13.06.2016 میں ملا تھا اس کے بعد یہ 357.950 ملین اس کی لاگت ہے اس کی لمبائی 20 کلومیٹر تھی جو کہ مکمل ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین! گروپ نمبر 2 میسرز ایم افضل اینڈ برادرز گورنمنٹ کنٹریکٹر کو یہ ورک آرڈر 10.06.2017 کو الاٹ ہوا جس کی لاگت 382.047 ملین تھی اور اس کی لمبائی 10.00 کلومیٹر ہے اس نے 11.06.2018 کو مکمل ہونا تھا فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام بند پڑا ہے۔ یہ 300 ملین میرے علم میں ہیں اور نہ ہی ڈیپارٹمنٹ کے علم میں ہیں کہ یہ release ہو چکے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! جو بات میں نے on the floor of the House کہی ہے وہ پوری ذمہ داری سے کی ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! ایک ضروری بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ تشریف رکھیں۔ آپ اپنی بات وقفہ سوالات کے بعد کر لیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب باہر بیٹھیں ہیں اُنہیں ایوان میں بلا لیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! ایسا ہے کہ اس سڑک کے تین فیز بنائے گئے تھے۔ فیز نمبر 1 کی واقعتاً بڑی اچھی construction ہوئی ہے جو مکمل ہو گیا ہے۔ دوسرا فیز incomplete ہے اس سال 20-2019 کے لئے جو فنڈز مختص کئے گئے ہیں اُس میں 300 ملین release ہو چکے ہیں ڈیپارٹمنٹ کو چٹھی جا چکی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں یہی پوچھ رہا ہوں اگر پارلیمانی سیکرٹری کو انفارمیشن نہیں ملی تو میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دیتا ہوں کہ اس میں 300 ملین کے فنڈز آ چکے ہیں اور میری صرف یہ request ہے کہ اگر وہاں پر فنڈز دستیاب ہیں تو یہ کام کب تک شروع کروا دیں گے؟

جناب چیئرمین! میں یہ ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ فنڈز دستیاب ہیں۔ آپ ابھی اے ڈی پی کی جو اس پراجیکٹ کی بُک ہے اُس کو نکلوا کر دیکھ لیں کہ 300 ملین release ہو چکے ہیں سیکرٹری صاحب یہاں آفیسرز گیلری میں موجود ہیں میں اُن کے آفس میں بھی جا کر بات کر لوں گا وہاں پر جا کر اس چیز کی تصدیق۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا منور حسین! آپ پوچھ رہے ہیں کہ کام کب تک شروع ہو گا۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ یہ 300 ملین لگا کر آپ کام کب تک مکمل کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں دوبارہ معزز ممبر کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ 19-2018 کے بجٹ میں 50.001 ملین فنڈز مختص کئے گئے تھے جو خرچ ہو چکے ہیں اس کے علاوہ جو بقایا اس پر کام ہے میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ فنڈز کی دستیابی پر یہ کام شروع ہو گا۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر particular amount کی بات کر رہیں کہ 300 ملین کے فنڈز جاری ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! ان کی انفارمیشن صحیح نہیں ہے اگر معزز ممبر مجھ سے تسلی کرنا چاہتے ہیں ہاؤس سے باہر آ کر کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، رانا منور حسین! اگر آپ تسلی کرنا چاہتے ہیں تو سیکرٹری بھی بیٹھے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! جب اجلاس ختم ہو گا میں پارلیمانی سیکرٹری کے چیمبر میں بیٹھ کر سیکرٹری صاحب بھی بات سن رہے ہیں وہ بھی تشریف رکھیں میں اس بات کو بالکل clear کر دوں گا۔ اسی میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! نہیں میں نے ایک ضمنی سوال کیا ہے اُس کا نامکمل جواب آیا ہے تو یہ اب میرا دوسرا سوال ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں! آپ سوال کر لیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میری پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش ہے کہ جو میں نے سوال پوچھا ہے اس کا جز (ب) ہے اس کا جواب پڑھ کر سنا دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ جز(ب) ہاں یہ درست ہے کہ سڑک سے صوبہ بھر کے علاقوں میں ڈویلپمنٹ کے لئے مٹیریل اور سٹون کرش سپلائی کیا جاتا ہے اس سڑک کی تعمیر روڈ ریسرچ کے ڈیزائن کے مطابق کی جارہی ہے اور اس سڑک کا کام کنسلٹنٹ میسرز AZ Associates کی زیر نگرانی کی جارہی ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری نے جو جز(ب) کا جواب پڑھ کر سنایا ہے تو اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ سڑک کتنی اہم ہے یہ سرگودھا کا جو میرا حلقہ ہے پی پی۔79 پورے پنجاب میں وہاں سے سٹون کرش مٹیریل سپلائی ہوتا ہے تبھی یہ بلڈنگ کے، سڑکوں کے کام ہوتے ہیں اور یہ سڑک اتنی اہم ہے۔

جناب چیئرمین: آپ پلیز! سوال کریں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! مجھے تھوڑا سا تمہید میں عرض کر لینے دیں میں بالکل اس ضمنی سوال پر ہی آؤں گا۔ یہ سڑک اتنی اہم ہے کہ وہاں پر اس وقت مزدور stone crushing area میں بے روزگار ہو چکے ہیں وہاں پر تقریباً 22 ہزار ٹرالے تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں اُسی کی بات کر رہا ہوں میں اسی پر آرہا ہوں کہ 22 ہزار dumper تھے جو اس وقت وہاں پر روڈوں پر، پٹرول پمپوں پر اور yard میں کھڑے ہیں۔ وہاں پہاڑیوں پہ لوگ کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں لیکن یہ سڑک جو اتنی اہم سڑک ہے وہاں پر کام نامکمل پڑا ہے۔ وہاں سے ٹرکوں کے گزرنے کے لئے جو تھوڑے بہت پراجیکٹ چل رہے ہیں جو سٹون کرش سپلائی ہو رہا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال پر نہیں آرہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! آپ مجھے بار بار روک رہے ہیں میں اُسی پر آرہا ہوں کہ یہ جو جز(ب) ہے آپ نے کہا ہے تو اس سڑک کی اہمیت کو آپ سمجھتے ہوئے کب تک اس پراجیکٹ کو مکمل کر پائیں گے اور جتنی اس کی requirements ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ اس کا جو فیز II ہے یہ 300 ملین اور فیز III 649 ملین روپے سے مکمل ہو گا تو پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتا دیں کہ یہ کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! رانا منور حسین نے بالکل صحیح بات کی ہے اور میں ہاؤس میں بالکل ایمانداری کے ساتھ بات کرتا ہوں کہ یہ بڑی اہم سڑک ہے الاٹ شدہ کام کو مکمل کرنے کے لئے 300 ملین روپے کے فنڈز درکار ہیں۔ 300 ملین روپے کے فنڈز اس ADP میں ہمارے پاس نہیں ہوں گے لیکن جتنے بھی فنڈز ہوں گے ہم اس پر انشاءاللہ کام شروع کر دیں گے۔

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب محمد الیاس! اس سوال پر تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں، اب مزید سوال نہیں ہو سکتا۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے، جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1259 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ جی ٹی روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1259: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے اندر سے گزرنے والی جی ٹی روڈ مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت کب کی گئی تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی موجودہ مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم مذکورہ سڑک کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر / مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے اندر سے گزرنے والی پرانی جی ٹی روڈ کے کچھ حصے خستہ حالی کا شکار ہیں اور مذکورہ سڑک کی کل لمبائی 9.50 کلومیٹر ہے۔

(ب) سڑک مذکورہ کی کل لمبائی میں سے 3.10 کلومیٹر سڑک کو دورویہ کرنے کا کام مالی سال 14-2013 میں مکمل ہوا جس پر 117 ملین روپے لاگت آئی تھی سڑک کے ان حصوں کی موجودہ حالت تسلی بخش ہے جبکہ مالی سال 20-2019 میں مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ج) سڑک مذکورہ کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی بھی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! میرے سوال کا جو جواب دیا گیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ یہاں منسٹر اعجاز عالم صاحب جن کا تعلق اوکاڑہ سے ہے وہ ابھی ہاؤس میں موجود تھے اگر وہ یہ بات verify کر دیں کہ یہ سڑک ٹھیک ہے اور قابل استعمال ہے تو میں ان کے جواب کو درست تسلیم کرلوں گا لیکن یہ سراسر غلط جواب دیا گیا ہے۔ یہ شہر کے اندر سے گزرنے والی پرانی جی ٹی روڈ ہے اور یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس سڑک پر دو دو فٹ گہرے کھڈے پڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے اس سڑک کی ایک side مکمل طور پر بند ہے اور دوسری side بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

جناب چیئرمین! میرے سوال کے جز (ب، ج) کے دونوں جواب بالکل غلط ہیں ان کو میں چیلنج کرتا ہوں لہٰذا میں چیئرمین صاحب آپ سے درخواست کروں گا کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! specifically اگر معزز ممبر پورے پنجاب میں دیکھیں تو سڑکیں وہاں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتی ہیں جہاں سے کچھ ٹاؤن کمیٹی کے اندر سے یا کوئی چھوٹے چھوٹے سٹاپ ہوتے ہیں وہاں نکاس آب کا کوئی خاطر خواہ بندوبست نہیں ہوتا۔ جب بارش ہوتی ہے تو ان سڑکوں پر پانی جمع ہو جاتا ہے تو

وہاں سے سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتی ہیں۔ جیسا کہ یہاں پر 3.10 کلومیٹر سڑک کا حصہ بتایا گیا ہے تو میں ان کی بات سے agree کرتا ہوں۔ اگر ہمارا ڈیپارٹمنٹ وہاں سڑک کی مرمت کر بھی دیتا ہے تو جب بارش ہوتی ہے وہ سڑک پھر ہیوی ٹریفک کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس کا مستقل حل میں معزز ممبر سے کہوں گا کہ متعلقہ میونسپل کمیٹی یا ٹاؤن کمیٹیاں بن گئی ہیں ان کے حلقے میں جو ٹاؤن کمیٹی آتی ہے ابھی الیکشن تو نہیں ہوئے لیکن پھر بھی ان کے ایڈمنسٹریٹر سے مل کر اس سڑک کی drainage کا بندوبست کر دیں اس کے بعد جب ہم پیچ ورک مکمل کریں گے تو پھر وہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہوگی۔

جناب چیئرمین: اگلی مرتبہ جب سڑک بنے گی تو اس چیز پر توجہ دیجئے گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے اندر سے گزرنے والی جی ٹی روڈ مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ اس حد تک درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے اندر سے گزرنے والی پرانی جی ٹی روڈ کے کچھ حصے خستہ حالی کا شکار ہیں۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری ٹوٹ پھوٹ اور خستہ حالی میں کیا فرق ہے اس کو بریف کر دیں۔

جناب چیئرمین! دوسرا پارلیمانی سیکرٹری نے جو جواب دیا ہے تو یہ اوکاڑہ شہر کی مین روڈ ہے اور یہاں پر کوئی آبادی نہ ہے اور یہاں پر sewerage exist کرتا ہے لیکن بدقسمتی سے ڈیپارٹمنٹ نے پارلیمانی سیکرٹری کو بالکل غلط جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میری request یہ ہے کہ اعجاز عالم صاحب پی ٹی آئی کے منسٹر ہیں اگر اس جواب کو وہ verify کر دیں کہ یہ جواب ٹھیک ہے تو ہم بھی یہ بات مان لیں گے کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اور پارلیمانی سیکرٹری بھی ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! سڑک خستہ حال ہے یہ بات تو پارلیمانی سیکرٹری admit کر رہے ہیں جب پارلیمانی سیکرٹری نے admit کر لیا ہے تو پھر اب کیا بات ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! پہلے پارلیمانی سیکرٹری یہ تو define کر دیں کہ تباہ اور خستہ حالی میں کیا فرق ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر سے پوچھوں گا کہ اس سوال کا جواب میں اردو، انگریزی یا پنجابی میں دوں کہ ٹوٹ پھوٹ اور خستہ حالی میں کیا فرق ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! اس چیز کو define کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! اگر معزز ممبر سوال کو پڑھیں تو انہوں نے سوال میں اوکاڑہ شہر کے اندر سے گزرنے والی سڑک کی بات کی ہے تو میں اب بھی اسی بات پر قائم ہوں کہ جب کسی شہر یا آبادی سے سڑک گزرتی ہے اور وہاں drainage system نہ ہونے کی وجہ سے پانی جمع ہو جاتا ہے اور سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے تو خستہ حالت بھی اسی کو کہتے ہیں اور ٹوٹ پھوٹ بھی اسی کو ہی کہتے ہیں۔ اگر ان کی ڈکشنری میں کوئی اور لفظ ہے تو مجھے نہیں پتا میں نے اپنا مؤقف بتا دیا ہے کہ متعلقہ ٹاؤن کمیٹی اس کی مرمت کرتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! بہت شکریہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! اگر پارلیمانی سیکرٹری مناسب سمجھیں تو یہ پشتو زبان میں جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! یہ کیا بات ہوئی یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ کیا آپ کو خستہ حالی اور ٹوٹ پھوٹ میں فرق کا پتا نہیں ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میری عرض سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! یہ پشتو زبان میں سوال کر لیں میں جواب دے دوں گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! پہلے بات پارلیمانی سیکرٹری نے کی ہے میں نے تو اس کا جواب دیا ہے۔ اب گزارش یہ ہے کہ ہم اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھچھر! چلیں، ٹھیک ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میں نے تو کہا ہے کہ ان کی پارٹی کے منسٹر اعجاز عالم صاحب جن کا تعلق اوکاڑہ سے ہے وہ اس کو endorse کر دیں کہ یہ جواب ٹھیک ہے تو میں مان لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ: پی پی-185 میں سڑکات کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*625: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-185 ضلع اوکاڑہ کی سڑکیں حجرہ شاہ مقیم تا جسو کے شیلر بصیر پور تا معروک کلاں براستہ گہلن بکا جھجھ جھگیاں معروک تا معروک کلاں نہایت ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) مذکورہ سڑکیں آخری دفعہ کب بنائی گئیں اور ان پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کی مرمت نہ کی گئی ہے اگر کی گئی ہے تو ہر سڑک پر کتنی لاگت آئی اور کب ان کو مرمت کیا گیا۔ تفصیل بتائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ سڑکات کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تمام سڑکوں کی تعمیر و مرمت کرنے کے لئے فنڈ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-185 ضلع اوکاڑہ کی سڑکیں حجرہ شاہ مقیم تا جسو کے شیلر، بصیر پور تا معروک کلاں براستہ گہلن، بکا جھجھ جھگیاں معروک تا معروک کلاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ب) چونکہ مذکورہ سڑکیں ہائی ویز (M&R) ڈیپارٹمنٹ کے قائم ہونے سے پہلے (جو کہ 01-01-2017 کو قائم ہوا) تعمیر کی گئی ہیں لہٰذا ان کی تعمیری لاگت معلوم نہ ہے۔

(ج) ہائی ویز (M&R) ڈویژن، ساہیوال نے 01.01.2017 سے لے کر اب تک فنڈز کی کمی کی وجہ سے ان سڑکات کی کوئی مرمت نہ کی ہے۔

(د) چونکہ پنجاب ہائی وے (M&R) ڈیپارٹمنٹ کو سڑکات کی مرمت کے لئے فنڈز بلاک ایلوکیشن کی شکل میں ریلیز ہوتے ہیں لہٰذا مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں بطورِ خاص ان سڑکات کی مرمت کے لئے کوئی فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں۔ مالی سال 19-2018 میں ہائی ویز (M&R) ڈویژن ساہیوال کو مبلغ 186.680 ملین روپے کے فنڈز مرحلہ وار جاری کئے گئے۔ مالی سال 19-2018 میں کئے گئے کاموں کی تفصیل اور ان پر خرچ ہونے والے فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جی، ہاں! فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑکات کی مرمت کر دی جائے گی۔

ننکانہ صاحب تا فیروزوٹواں روڈ پر لاگت، روڈ ریفلیکٹرز اور بارڈر لائن بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*839: **جناب محمود الحق:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ننکانہ صاحب تا فیروزوٹواں براستہ واربرٹن روڈ کب اور کتنی لاگت سے تعمیر کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر روڈ ریفلیکٹرز اور بارڈر لائن نہ ہیں جس کی وجہ سے آئے روز ایکسیڈنٹ ہو رہے ہیں جو جانی اور مالی نقصان کا سبب بن رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک پر روڈ ریفلیکٹرز اور بارڈر لائن بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) متعلقہ سڑک مالی سال 07-2006 میں تعمیر کی گئی تھی جس کی لاگت 250 ملین تھی۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ 12 سال پہلے اس سڑک پر ریفلیکٹر، لین مارکنگ کی گئی تھی جو کہ وقت گزرنے کے ساتھ ختم ہو چکی ہے۔

(ج) فنڈز کی دستیابی پر ریفلیکٹر، لین مارکنگ کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

راولپنڈی: ایس ای ہائی ویز میں بیلدار کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1109: **محترمہ منیرہ یامین ستی**: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ایس ای ہائی ویز ضلع راولپنڈی کے تحت بیلدار کی کتنی اسامیاں خالی ہیں کیاموجودہ مالی سال میں محکمہ ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کاارادہ رکھتاہے نیزS.E ہائی ویزراولپنڈی کے ماتحت سال18-2017اور19-2018 میں کتنے افراد کو ورک چارج ملازمین کے طورپر بھرتی کیا گیا ان کی فہرست مع نام واین آئی سی فراہم کی جائے؟

وزیر مواصلات وتعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

محکمہ ہائی وے ڈویژن مری ضلع راولپنڈی میں بیلداروں کی 45اسامیاں خالی ہیں۔ فی الحال حکومت پنجاب کی طرف سے بھرتیوں پرپابندی کی وجہ سے ان خالی اسامیوں کو پرنہ کیاجاسکتاہے۔18-2017اور19-2018 میں ضلع راولپنڈی میں دو مالی بطور ورک چارج رکھے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1) اویس قمرولد غلام قمرشناختی کارڈنمبر37401-5593904-1 (ہائی وے ڈویژن مری)

2) محمد عزیز ولد محمد رشید شناختی کارڈنمبر37405-9063230-9 (ہائی وے ڈویژن راولپنڈی)

نوٹ: دونوں ورک چارج ملازم مورخہ 01-07-2019 سے نوکری چھوڑ کر چلے گئے ہیں اب کوئی ورک چارج مالی محکمہ میں کام نہیں کررہا)

ہیڈ فقیریاں تامنڈی بہاؤالدین سڑک سے متعلقہ تفصیلات

*1120: **جناب گلریز افضل گوندل**: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہیڈ فقیریاں تا منڈی بہاؤالدین کتنے کلو میٹر سڑک بنائی گئی ہےاوراس پر کل کتنی لاگت آئی ہے؟

(ب) کیاکام تسلی بخش کیاگیاہےاس کاcompletion سرٹیفکیٹ کس نے دیاہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سڑک مکمل ہونے سے پہلے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس پر کیا انکوائری کی گئی ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی تفصیلات بتائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ہیڈ فقیریاں تا منڈی بہاؤالدین (کنگ موڑ تک) 44 کلو میٹر دورویہ سڑک بنائی گئی ہے جس پر کل 2447 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

(ب) جی، ہاں! کام بالکل تسلی بخش کیا گیا ہے اور اس کا completion certificate کنسلٹنٹ اور محکمہ نے دیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ سڑک مکمل ہونے سے پہلے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے چونکہ سڑک کا کام نہایت ہی تسلی بخش ہوا ہے اس لئے کسی انکوائری کا جواز نہیں ہے۔

کنگرہ تا سیالکوٹ سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***1188: جناب لیاقت علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 18-2017 کے بجٹ میں کنگرہ تا سیالکوٹ کی تعمیر (Fully Fundad ADP Scheme) تھی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے کتنی مالیت کے فنڈز مالی سال 18۔2017 میں مذکورہ سکیم کے لئے مختص کئے گئے اور اس میں سے کتنے فنڈز استعمال ہوئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر روک دی گئی ہے جس کے باعث علاقہ کی عوام کو بے تحاشا تکالیف اور پریشانی کا سامنا ہے؟

(د) اس نامکمل سڑک کی تعمیر کب تک مکمل ہو گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ مالی سال 18-2017 میں سیالکوٹ تا کنگرہ روڈ کے لئے صرف 75.00 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ب) مالی سال 18-2017 میں مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے 75.00 ملین روپے جاری کئے گئے جو کہ سڑک کی تعمیر کے لئے خرچ کئے گئے

(ج) یہ درست نہ ہے۔ مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال 19-2018 میں حکومت پنجاب نے بجٹ میں 57.738 ملین روپے مختص کئے ہیں جس میں سے 43.304 ملین روپے ابھی تک جاری کئے تھے۔ محکمہ نے کام کی اہمیت اور عوام کی سہولت کے لئے 19.350 ملین روپے اضافی فنڈز بذریعہ re-app جاری کئے۔ اس طرح مالی سال 19-2018 میں کل جاری کردہ فنڈز(19.350+43.304) 62.654 ملین روپے سڑک کی تعمیر کے لئے خرچ کئے گئے۔

(د) مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں حکومت نے 100 ملین روپے مختص کئے ہیں جن میں سے صرف 40.000 ملین روپے جاری ہوئے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں۔ مختص فنڈز کے علاوہ مبلغ 413 ملین روپے کی دستیابی پر سڑک مذکورہ کی تعمیر مکمل کی جاسکتی ہے۔

اوکاڑہ سے اکبر نور شاہ روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1362: **جناب غلام رضا:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اوکاڑہ سے اکبر نور شاہ روڈ کو کتنے فنڈز جاری کئے گئے تھے اور اس روڈ کا تخمینہ لاگت کتنا تھا مذکورہ روڈ پر کام کب شروع کیا گیا تھا؟

(ب) مذکورہ روڈ پر کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا کام مکمل باقی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ کے کام کو موجودہ حکومت نے روک دیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روڈ کا کام مکمل کرنے کے لئے فنڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) منصوبہ "بحالی / کشادگی / بہتری اوکاڑہ اکبر روڈ پل L/4 تا گوگیرہ نور شاہ روڈ لمبائی 15.38 کلومیٹر تحصیل و ضلع اوکاڑہ" کی باقاعدہ منظوری حکومت پنجاب نے مورخہ 24.08.2017 کو جاری کی۔ منصوبہ کا تخمینہ لاگت 148.672 ملین روپے ہے۔ منصوبہ کے لئے حکومت پنجاب کی جانب سے اب تک مبلغ 68.862 ملین روپے فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔ منصوبہ کے گروپ نمبر 1 کلومیٹر نمبر 0.000 تا 9.77 لمبائی 9.77

کلومیٹر کا کام مورخہ 23.12.2017 کو آلاٹ ہوا جو کہ جون 2018 میں مکمل ہو گیا تھا۔

(ب) مذکورہ سڑک کا دوسرا گروپ نمبر 1 کلومیٹر نمبر 0.000 تا 9.77 لمبائی 9.77 کلومیٹر کام جون 2018 کو مکمل ہو گیا جبکہ گروپ نمبر 2 کلومیٹر 9.77 تا 15.38 لمبائی 5.61 کا کام ابھی تک الاٹ نہیں کیا گیا اور اس حصہ کا کام باقی ہے۔

(ج) سڑک مذکورہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں شامل ہے جبکہ روڈ کا بقیہ کام روکنے کے کوئی حکومتی احکامات موصول نہ ہوئے ہیں۔

(د) سڑک کے بقیہ گروپ نمبر 2 کے کام کو مکمل کرنے کے لئے مبلغ 79.810 ملین روپے کی رقم درکار ہے جبکہ مالی سال 20-2019 میں اس منصوبہ کے مختص کردہ فنڈز 4.000 ملین روپے ہیں۔ بقیہ درکار فنڈز مختص ہونے پر سڑک کے گروپ نمبر 2 کا کام الاٹ کر دیا جائے گا۔

خوشاب: کٹھ سگھرال سے
موضع نلی شمالی تک سڑک کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***1389: محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع و تحصیل خوشاب کی سڑک کٹھ سگھرال سے لے کر موضع نلی شمالی جو کہ تقریباً 15 کلومیٹر ہے اور یہ کئی موضعات کے لئے رابطہ کا ذریعہ ہے بلکہ اس سڑک سے بہت سی معدنیات جو اس علاقہ سے نکالی جاتی ہیں ان کو لے جانے کا واحد ذریعہ ہے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے حکومت کب تک اس کی تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) تحصیل و ضلع خوشاب میں کٹھ سگھرال سے موضع نلی شمالی جانے والی سڑک کا ابتدائی حصہ نلی شہر تک انجینئرنگ سیل نے 94-1993 میں 9.80 کلومیٹر سنگل روڈ کو مکمل کیا تھا پختہ سڑک کی چوڑائی 12 فٹ ہے جبکہ دوسرا حصہ نلی شہر سے شروع ہو کر موضع

نلی شمالی ڈیرہ جات علی والا تک لمبائی 8 کلو میٹر ہے جو کہ ضلع کونسل کے فنڈز سے تقریباً 32 سال قبل سنگل سڑک 10 فٹ تعمیر کیا گیا تھا۔

ضلع ہیڈ کوارٹر تک نزدیکی ٹوٹ پھوٹ کا زیادہ شکار دوسرا حصہ نیا پاکستان منزلیں آسان کے تحت کشادگی و بہتری کے لئے شامل کیا جا چکا ہے جبکہ سڑک کا ابتدائی حصہ جو دامن پہاڑ میں واقع ہے اور یہاں سے زیادہ تر معدنیات سے لوڈ گاڑیاں گزرتی ہیں اس کی تعمیر نیا پاکستان منزلیں آسان (فیز 2) کے تحت کشادگی و بہتری کے لئے تجویز کی ہے جس پر ہائی وے کنسٹرکشن جلد کام شروع کر دے گا۔

بہاولنگر: گنجیانی سردار شاہ روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1395: **جناب محمد جمیل:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 13 گنجیانی تا سردار شاہ روڈ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر کی تعمیر کے لئے 13 کروڑ کے فنڈ مختص کئے گئے تھے؟

(ب) اس روڈ پر کتنا فنڈ خرچ ہو چکا ہے اور یہ سڑک کب تک مکمل کی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس روڈ پر اب تک 96.894 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ بقایا درکار فنڈز کی دستیابی پر سڑک مکمل کر دی جائے گی۔

ملتان: پی پی۔221 تحصیل شجاع آباد
بستی ملوک شاہراہ اور دیگر مقامات کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1400: **رانا اعجاز احمد نون:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بستی ملوک ضلع ملتان ایک اہم اور معروف شاہراہ ہے جس پر گورنمنٹ کے بڑے اہم مقامات واقع ہیں یہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ ابھی نامکمل بھی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس روڈ کو مرمت کرنے اور اس کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) متعلقہ سڑک شجاع آباد سے بمقام بستی ملوک واقع بہاولپور ملتان روڈ (N-5) تک جاتی ہے اس سڑک کی کل لمبائی 20 کلومیٹر ہے۔ مالی سال 18-2017 میں محکمہ ہائی وے ڈویژن ملتان نے 1.90 کلومیٹر سڑک کی بحالی (rehabilitation) کا کام متعلقہ ایم پی اے فنڈز سے کیا تھا جبکہ باقی سڑک فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکی تھی۔ تاہم سڑک کی موجودہ حالت کے پیش نظر سڑک کی مکمل بحالی و مرمت کی ضرورت ہے۔

(ب) متعلقہ سڑک کی خصوصی بحالی کا تخمینہ جس کی لاگت مبلغ 152.590 ملین روپے ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کا کام مکمل کر لیا جائے گا۔

ساہیوال قطب شہانہ سرور چوک تا ملتان روڈ بائی پاس منصوبہ کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*1443: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال کا دوسرا بائی پاس جو کہ قطب شہانہ سرور چوک روڈ تا ملتان روڈ بنایا جارہا ہے پر کتنا کام ہو چکا ہے؟

(ب) کتنے فنڈز اس کے لئے مختص کئے گئے ہیں اس منصوبہ میں کتنی زمین ایکوائر کرنا تھی کتنی ایکوائر ہوئی کن شرائط و ریٹس پر ہوئی اس بائی پاس کا نقشہ فراہم کریں اور اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ بائی پاس کب تک مکمل ہو گا کیا موجودہ مالی سال 19-2018 میں اس کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں تو کتنے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ساہیوال کا دوسرا بائی پاس جو کہ قطب شاہانہ سرور چوک روڈ تا ملتان روڈ تک بنایا جا رہا ہے اس کی کل لمبائی 13.70 کلو میٹر ہے۔ جس کو دو فیز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ فی الحال اس کا فیز 1 جو کہ ساہیوال قطب شہانہ روڈ سرور چوک سے لے کر کچی پکی روڈ جس کی لمبائی 9.90 کلو میٹر ہے کی انتظامی منظوری ہوئی ہے۔ اس منصوبے پر جو کام ہو چکا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

منصوبہ کی لمبائی	=	9.90 کلو میٹر
Earth Work	=	8.75 کلو میٹر
Sub Base	=	8.75 کلو میٹر
Base	=	6.10 کلو میٹر
TST	=	6.10 کلو میٹر

(ب) اس منصوبہ کی کل تخمینہ لاگت 286.523 ملین ہے۔ ابھی تک اس منصوبے کے لئے 119.103 ملین روپے فنڈز جاری کئے گئے ہیں جو کہ خرچ ہو چکے ہیں۔ اس منصوبے کے لئے 172 کنال زمین ایکوائر کرنا ہے۔ زمین ایکوائر کرنے کے مراحل جاری ہیں۔ DPAC کی طرف سے زمین کے ریٹس مقرر ہو گئے ہیں جن میں مختلف چکوک کے ریٹس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ DPAC کی طرف سے ملنے والے ریٹس LAC لاہور کو ارسال کر دیئے ہیں LAC آفس میں کارروائی جاری ہے۔ پورے فنڈز موصول ہونے پر کارروائی مکمل ہو جائے گی۔ بائی پاس کا نقشہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Sr. No	Name of Village	Area under Acquisition K-M	Rate per Acre As per DPAC	Cost of Land	15% Compulsory cquisition Charge	Total
1	Chak No. 90/6R	62- 10	28,74,960	2,24,60,625	33,69,093	2,58,29,718
2	Chak No. 92/6R	68 - 19	43,12,440	3,71,67,842	55,75,176	4,27,43,018
3	Chak No. 94/6R	17 - 32	27,15,240	1,11,49,454	16,72,418	1,28,21,872
	Total	164 – 6	-	7,07,77,921	1,06,16,687	8,13,94,608

Eight Percent Compound Interest One Year (approx.)	=	65,11,568
Total	=	8,79,06,176
Compensation of crops/structure etc	=	1,20,00,000
Total funds required for acquisition	=	9,99,06,176

(ج) مکمل فنڈز کی دستیابی پر سکیم مکمل ہو جائے گی۔ گزشتہ سال 19-2018 میں اس کے لئے 69.103 ملین روپے فنڈز مختص کئے گئے تھے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں اور موجودہ سال 20-2019 کے لئے 40.00 ملین فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

سرگودھا: کوٹ مومن سے چوکی بھاگٹانوالہ سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1451: **محترمہ شمیم آفتاب:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کوٹ مومن سے چوکی بھاگٹانوالہ (ضلع سرگودھا) سڑک کی تعمیر کب عمل میں آئی ہے؟

(ب) اس پر کتنی لاگت آئی ہے؟

(ج) اس کی موجودہ حالت کیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور آئے دن یہاں حادثات ہوتے ہیں اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) کوٹ مومن سے چوکی بھاگٹانوالہ کی تعمیر و توسیع جون 2011 میں کی گئی۔ اس کی کل لمبائی 21.62 کلو میٹر ہے۔

(ب) اس سڑک پر 145.311 ملین لاگت آئی۔

(ج) اس سڑک کے 10.00 کلو میٹر کے اوپر پیچ ورک کر دیا گیا ہے۔

(د) اس سڑک کے 11.00 کلو میٹر پر پیچ ورک ہو رہا ہے اور سڑک قابل استعمال ہے۔

شیخوپورہ: نین سکھ جڑانوالہ روڈ اور سگیاں بائی پاس روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1487: **چودھری اشرف علی:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ السعید چوک پھول منڈی سے ملحقہ نین سکھ جڑانوالہ روڈ شیخوپورہ اور سگیاں بائی پاس روڈ شیخوپورہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکات پر ٹریفک کا بے تحاشا دباؤ ہے اور گزرنے والوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ بالا سڑکات کی فوری بحالی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ السعید چوک پھول منڈی سے ملحقہ نین سکھ جڑنوالہ روڈ شیخوپورہ اور سگیاں بائی پاس روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ متعلقہ محکموں (پبلک ہیلتھ، ٹی ایم اے اور واسا) کی طرف سے سیوریج اور بارش کے پانی کی نکاسی کا مناسب بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے یہ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہی ہیں۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا سڑکوں پر ٹریفک کا بے تحاشا دباؤ ہے اور گزرنے والوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ج) محکمہ ان سڑکوں کی مرمت وقتاً فوقتاً کرتا رہتا ہے جس میں سپیشل مرمت اور پیچ ورک کے کام شامل ہیں۔ ان سڑکوں پر نکاسی کا مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں جیسے ہی پانی کی نکاسی کو یقینی بنالیا جائے گا محکمہ سڑکوں کی دوبارہ بحالی کر دے گا۔

گوجرانوالہ: محکمہ بلڈنگز کی 17-2016 سے تاحال سکولز، کالجز کی عمارتوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1585: **چودھری اشرف علی**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ بلڈنگز گوجرانوالہ نے سال 17-2016 سے آج تک کون کون سے سکولز و کالجز کی عمارتیں تعمیر کیں؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں کون کون سے سکولز و کالجز کی عمارتوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور کون کون سی عمارتیں زیر تعمیر ہیں؟

(ج) کن کن سکولز / کالجز کی عمارتوں کا تخمینہ کتنی بار revise کیا گیا؟

(د) محکمہ بلڈنگز ضلع گوجرانوالہ کے کون کون سے افسران و ملازمین مالی بے ضابطگی یا ناقص مٹیریل کے استعمال میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) محکمہ بلڈنگز گوجرانوالہ نے سال 17-2016 سے آج تک 159 سکولز اور 9 کالجز تعمیر کئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں 117 سکولز اور 8 کالجز مکمل ہوئے جبکہ 42 سکولز اور ایک کالج زیر تعمیر ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایک سکول اور ایک کالج کی عمارت کا تخمینہ revise ہوا جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ (ہذا) بلڈنگز ڈویژن نمبر 2 گوجرانوالہ کا کوئی افسر یا ملازم کسی مالی بے ضابطگی یا ناقص مٹیریل کے استعمال میں ملوث نہ پایا گیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وہاڑی: پی پی-229 میں بائی پاس گگو منصوبہ کی عدم تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*1604: **جناب محمد یوسف**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-229 وہاڑی میں کنسٹرکشن آف بائی پاس گگو منصوبہ 2016 میں شروع کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ منصوبہ ابھی تک نامکمل ہے نیز اس منصوبہ کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ یہ منصوبہ ابھی تک نامکمل ہے۔ اس منصوبے پر سال 2016-17 کے لئے 11.250 ملین کے فنڈز مختص ہوئے جو کہ اسی سال اس منصوبے پر خرچ کر دیئے گئے تھے۔ 2017-18 سے تاحال ADP میں مذکورہ منصوبہ کے باقی ماندہ فنڈز مختص نہ ہوئے ہیں۔

(ج) جی، ہاں! حکومت منصوبے کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے 24.550 ملین روپے درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر منصوبہ مکمل کر دیا جائے گا۔

پی پی-229 میں اڈا کوارٹر سٹاپ ڈی ایم روڈ تا بورے والا کمانڈر روڈ سڑک کی کشادگی و تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***1605: جناب محمد یوسف:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-229 میں Widening/ Improvement of Road from Adda Quarter Stop DM Road, to Burewala Kamand Road via 100/EB Wala Pull along Pakpattan Canal L-43 KM in District Vehari کا منصوبہ 2015-16 میں شروع کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ منصوبہ ابھی تک نامکمل ہے اس کا کتنا حصہ مکمل ہو چکا ہے اور کتنا نامکمل ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس منصوبے کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ بالا سڑک اڈا کوارٹر ڈلن بنگلہ براستہ EB / 100 پل منصوبے کی کل لمبائی 43 کلومیٹر ہے جس میں سے 18 کلومیٹر کی منظوری ہوئی تھی منظور شدہ لمبائی مکمل ہو چکی ہے۔

(ج) اگر اس منصوبے کے باقی ماندہ حصہ کی منظوری ہوتی ہے اور فنڈز دستیاب ہوتے ہیں تو یہ منصوبہ مکمل کر دیا جائے گا۔

نارووال: بدوملہی تا شمسہ آباد روڈ کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*1611: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دسمبر 2017 میں بدوملہی تا شمسہ روڈ نارووال کے لئے ٹینڈر طلب کئے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کی تعمیر کا کام شروع بھی ہوا تھا مگر بعد ازاں روک دیا گیا ہے؟

(ج) اس روڈ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(د) کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے، موقع پر کتنا کام ہوا اور کتنا بقایا ہے؟

(ہ) بقایا روڈ کی تعمیر روکنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) کیا حکومت اس روڈ کی تعمیر عوامی مفاد کے تحت جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ دسمبر 2017 میں بدوملہی تا شمسہ آباد روڈ نارووال کے ٹینڈر ہوئے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کی تعمیر کا کام شروع بھی ہوا اور بعد ازاں روک دیا گیا۔

(ج) اس روڈ کے لئے 37.165 ملین رقم مختص کی گئی۔

(د) اس روڈ پر اب تک 17.531 ملین خرچہ ہو چکا ہے اور موقع پر کام بیس کورس تک مکمل ہو گیا ہے۔ کارپٹ اور روڈ فرنیچر کا کام بقایا رہ گیا ہے اور بقایا کام مکمل کرنے کے لئے 19.634 ملین رقم درکار ہے۔

(ہ) فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے 22۔جون کو پے منٹ روکنے کی وجہ سے بقایا کام نہ ہو سکا۔

(و) مکمل فنڈز مہیا ہونے کی صورت میں روڈ کو جلد از جلد مکمل کر دیا جائے گا۔

چھانگا مانگا میں ریلوے ٹریک فلائی اوور
پر لائٹس کے پول چوری ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*1612: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چونیاں کے قصبہ چھانگا مانگا میں کروڑوں روپے کی لاگت سے ریلوے ٹریک پر فلائی اوور بنایا ہوا ہے جس پر رات کے وقت لائٹس کے لئے پول لگائے گئے تھے وہ چوری ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے رات کے وقت گاڑیوں والوں اور عوام الناس کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) حکومت اس بابت فوری اقدامات اٹھائے، لائٹس کے پول لگائے اور چوری ہونے والے پول کی بابت مقدمہ جات درج کروائے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ تحصیل چونیاں کے قصبہ چھانگا مانگا میں ریلوے ٹریک پر فلائی اوور 2010 میں تعمیر کیا گیا اس پر رات کے وقت لائٹس کے لئے پول بھی لگائے گئے۔ فلائی اوور کی مکمل چوڑائی 28 فٹ ہے جب گنے اور توڑی کے لوڈ ٹرالے کی کراسنگ ہوتی تھی تو ٹرالے لائٹنگ پول کو ٹکراتے ہوئے پول کو گرا جاتے تھے یا ٹیڑھے ہو جاتے تھے، حادثات کا باعث بنتے تھے اور ٹریفک کی روانی کو متاثر کرتے تھے بلکہ 25 سے 30 فٹ کی

اونچائی سے جب پول گرتے تھے تو لائٹس بھی ٹوٹ جاتی تھیں۔ بعد میں لائٹنگ پول ناکارہ ہونے کے باعث مکینیکل ڈویژن لاہور نے ان پولز کو اتار کر ہائی وے سٹور میں منتقل کر دیا تاکہ مزید حادثات سے بچا جا سکے۔

(ب) حکومت لائٹنگ پولز دوبارہ لگانے کا ارادہ نہیں رکھتی چونکہ فلائی اوور کی اونچائی 25-35 فٹ ہے۔ اوور لوڈ ٹرالیز کی کراسنگ کے دوران جب پول گرتے ہیں تو نیچے گزرنے والی ٹریفک بھی متاثر ہوتی ہے اور حادثات کا سبب بنتے ہیں۔

فیروزپور روڈ (لاہور تا قصور) ٹال پلازہ کی قانونی حیثیت سے متعلقہ تفصیلات

*1632: **ملک احمد سعید خان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور، قصور فیروزپور روڈ کس سکیم کے تحت کب بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ سڑک صوبائی ہائی وے کے دائرہ اختیار میں ہے؟

(ج) کیا صوبائی ہائی وے پر ٹال پلازہ کی اجازت ہے؟

(د) اگر صوبائی ہائی وے پر ٹال پلازہ کی اجازت نہیں تو لاہور قصور روڈ پر ٹال پلازہ کس قانون کے تحت بنایا گیا ہے؟

(ہ) اگر قانون صوبائی ہائی وے پر ٹال پلازہ کی اجازت دیتا ہے تو اس کا حوالہ بتایا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مذکورہ سڑک ADP کے تحت سال 2010-11 میں بنائی گئی۔

(ب) جی، ہاں!

(ج) جی، ہاں!

(د) ٹال پلازے کی اجازت درج ذیل قانون کے تحت ہے۔

Exercise of powers conferred on him under section 3 & 6 of Punjab Tolls on Road & Bridges Ordinance 1962 .

(ہ) حوالہ قانون

Section 3 & 6 of Punjab Tolls on Road & Bridges Ordinance 1962.

قصور سے دیپالپور روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1633: **ملک احمد سعید خان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قصور سے دیپالپور روڈ کب دورویہ تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) مذکورہ سڑک کی دورویہ تعمیر کے بعد کتنی دفعہ اس کو مرمت کیا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا مستقبل قریب میں حکومت اس کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) اس سڑک پر روزانہ کتنے حادثات ہوتے ہیں اور کیا یہ حادثات سڑک مذکورہ کے انتہائی خستہ حالی کی وجہ سے ہو رہے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) قصور سے دیپالپور دورویہ روڈ دسمبر 2012 میں مکمل ہوئی تھی۔ یہ سڑک دو گروپ میں مکمل ہوئی ہے قصور سے (0.00 To31.00 KM) تک پہلا گروپ۔ الاٹ ہوا حسنین کوٹیکس لمیٹڈ کو (04.03.2005) اور (31.00 To 60.10 KM) تک دوسرا گروپ ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کی دورویہ تعمیر کے بعد اس کو 19-2018 میں حصہ اڈا کیلو مرمت کیا گیا اور اس پر لاگت 15.624 روپے ملین آئی تھی۔

(ج) مستقبل قریب میں اس کی مرمت کرنے کے لئے تخمینہ لگایا گیا ہے اور اڈا ٹھینگ موڑ اور پیچ ورک کرنے کے لئے کام جاری ہے۔

(د) سڑک پر مرمت کا کام جلد ہو جائے گا اور یہ حادثاتی سڑک نہ ہے۔

گوجرانوالہ شہر میں جی ٹی روڈ پر یوٹرنز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1647: **جناب عبدالرؤف مغل:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں زیر تعمیر سڑک جی ٹی روڈ تا گوجرانوالہ میڈیکل کالج کی تعمیر کب شروع ہوئی اور تکمیل کا کب تک امکان ہے؟

(ب) موٹروے شاہدرہ ایگزٹ چوک تا سگیاں پل لاہور خستہ حال سڑک کی بحالی کا کام کب متوقع ہے؟

(ج) موٹروے یتیم خانہ ایگزٹ تا گلشن راوی رنگ روڈ لاہور کی بحالی کا کام زیر غور ہے یا نہیں، اگر تعمیر کا پروگرام ہے تو کب تک؟

(د) گوجرانوالہ شہر میں حکومت جی ٹی روڈ پر یوٹرن پر vally type یوٹرنز تعمیر کرنے کا پروگرام رکھتی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مذکورہ سڑک سی اینڈ ڈبلیو سے متعلقہ نہ ہے۔ اس سڑک کی تعمیر گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کر رہا ہے۔

(ب) فیض پور انٹر چینج سے السعید چوک سڑک کی بحالی کے سلسلے میں پیچ ورک مکمل ہو چکا ہے۔ ماسوائے 750 فٹ لمبائی الکبابش ہوٹل کے پاس جو کہ محکمہ پبلک ہیلتھ کی سیوریج لائن اور مین ہولز سے پانی اوور فلو ہونے کی وجہ سے خراب ہوا تھا جو کہ مکمل کر لیا گیا ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ کی سیوریج کے اوور فلو کی وجہ سے مذکورہ سڑک کا 150 فٹ حصہ دوبارہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک بند روڈ سیکشن بابو صابو انٹر چینج سے گلشن راوی کا کام مکمل کر دیا گیا ہے۔

(د) اندرون شہر جی ٹی روڈ پر velley type یوٹرنز کی تعمیر کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

کھڈیاں خاص تا قصور، دیپالپور روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1652: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کھڈیاں خاص تا قصور دیپالپور روڈ کی تعمیر آخری بار کب کی گئی تھی اس کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

(ب) اس روڈ کے اس حصہ پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں سالانہ مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس روڈ کی حالت اس وقت انتہائی خستہ ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کیلو اڈا، کھڈیاں اڈا، اور الہ آباد اڈا کے قریب اس روڈ کی حالت انتہائی خراب ہے ایک کلومیٹر کا یہ حصہ سات ماہ سے زیر تعمیر ہے مکمل نہیں ہو رہا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) حکومت کب تک اس روڈ کی از سر نو جلد از جلد تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مذکورہ سڑک دسمبر 2012 میں مکمل ہوئی تھی۔ اس پر مکمل لاگت 5956.065 ملین روپے آئی تھی۔

(ب) مذکورہ سڑک کے حصہ اڈا کیلو پر سال 19-2018 میں مرمت کی گئی اور اس پر لاگت 15.624 ملین روپے آئی تھی۔

(ج) اس روڈ کی حالت خستہ نہیں ہے۔ چند جگہوں پر مرمت درکار ہے۔ جس کا estimate پاس ہو چکا ہے۔ ٹینڈرز انڈر پراسس ہے۔

(د) اس روڈ کی حالت خستہ نہیں ہے۔ اس سڑک میں کیلو اڈا کی مرمت کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ کھڈیاں اڈا میں خستہ حالت حصہ چند دنوں میں مرمت کر دیا جائے گا۔

اڈا الہ آباد میں ڈرینج کا مسئلہ درپیش ہے جس کا نوٹس لیتے ہوئے ڈپٹی کمشنر قصور نے اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کی سربراہی میں ایک کمیٹی جس میں ایکسیئن ہائی وے، ایکسیئن پبلک ہیلتھ، چیف آفیسر الہ آباد شامل ہیں۔ مذکورہ اڈا سروے کرنے کے بعد درج ذیل سفارشات تجویز کی ہیں جس کے بعد سڑک مرمت کر دی جائے گی۔

سفارشات درج ذیل ہیں:

سیوریج کی ڈسپوزل مسلسل پمپنگ کے ذریعے کی جائے۔

سڑک کے ساتھ ساتھ اوپن ڈرین بھی بنائی جاسکتی ہے۔

سڑک کو اپر ڈرینج کے بعد مرمت کر دیا جائے۔

(ہ) حکومت سڑک کو از سر نو تعمیر کا ارادہ نہیں رکھتی بلکہ مختلف مراحل میں مرمت کا کام کیا جائے گا۔

چیچہ وطنی سے جھنگ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ روڈ کو دورویہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***1653: جناب محمد ایوب خان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چیچہ وطنی سے جھنگ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ مین روڈ جو چائنا کے اشتراک سے بنایا گیا تھا اس کو کشادہ کرنے کے باوجود بھی ٹریفک کا بہاؤ زیادہ ہے اور حادثات کی شرح میں بھی کوئی کمی نہیں آئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود میں دو موٹرویز کے اسی روڈ پر انٹرچینجز ہیں نیز ملتان، ساہیوال، بورے والا اور بھکر، خوشاب کی زیادہ تر ٹریفک بھی اس روڈ کو استعمال کرتی ہے شوگر ملوں پر گنّے کے ٹرالے بھی اسی روڈ پر سے گزرتے ہیں جس کی وجہ سے اس روڈ پر ٹریفک کا بہت لوڈ ہے اور روزانہ کی بنیاد پر خطرناک حادثات رونما ہوتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابق وزیراعظم جناب شاہد خاقان عباسی نے کراچی لاہور موٹرویز کے افتتاح کے موقع پر اس روڈ کو دورویہ کرنے کا اعلان کیا تھا اگر ہاں تو اس پر حکومت نے کیا پیشرفت کی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، چیچہ وطنی روڈ سال 10-2009 میں تعمیر کی گئی۔ یہ روڈ مین روڈ ہے جس کی لمبائی 65.00 کلومیٹر ہے اور اس روڈ پر دو موٹرویز M-3 اور M-4 گزرتی ہیں اور اسی روڈ پر دو انٹرچینجز بنائی گئی ہیں جس کی وجہ سے ٹریفک کے بہاؤ میں روز بُروز اضافہ ہو رہا ہے۔ حادثات کی شرح میں اضافے کا تعلق پنجاب ہائی وے پٹرولنگ سے ہے۔

(ب) جی، ہاں! جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور چیچہ وطنی روڈ ایک مین روڈ ہے جو دو اضلاع کو آپس میں ملاتی ہے اور اس روڈ کے اوپر سے 2 موٹرویز گزرتی ہیں ایک موٹروے M-4 ہے اس کا انٹر چینج چک نمبر 383 ج ب الہڑ کے نزدیک بنایا گیا ہے، دوسری موٹروے M-3 ہے جس کا انٹر چینج رجانہ شہر کے نزدیک بنایا گیا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ شوگر ملز پر گنّے کے ٹرالے بھی اسی روڈ پر سے گزرتے ہیں جس کی وجہ سے اس روڈ پر ٹریفک کا بہت لوڈ ہے۔

(ج) جی، ہاں! سابق وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی نے کراچی لاہور موٹرویز کے افتتاح کے موقع پر اس روڈ کو دورویہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ تاہم اس کی کوئی باضابطہ طور پر انتظامی منظوری نہ دی گئی اور اس کے لئے ابھی تک فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس سڑک کی کل لمبائی 65.00 کلو میٹر بنتی ہے اور اس کی کل لاگت 6254.280 ملین روپے بنتی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی پی۔120 میں
سڑکوں کی مرمت و مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*1658: **جناب محمد ایوب خان**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کتنی سڑکیں قابل مرمت ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) حلقہ پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کتنی سڑکیں قابل مرمت ہیں اور R&M کے تحت کتنا اس حلقہ کی سڑکوں کے لئے موجودہ مالی سال 19۔2018 میں مختص کیا گیا ہے، تفصیل سے سڑک وار آگاہ کیا جائے؟

(ج) موجودہ مالی سال 19۔2018 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سڑکوں اور حلقہ پی پی۔120 کی کتنی سڑکوں کی repair کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹوٹل سڑکات کی تعداد 27 ہے جن کی لمبائی 619.39 کلومیٹر ہے۔ ان میں 14 مین سڑکات ہیں جن کی لمبائی 394.69 کلومیٹر ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹوٹل مین سڑکات 6 ہیں جن کی لمبائی 131.43 کلومیٹر ہے ہائی وے(ایم اینڈ آر)ڈیپارٹمنٹ کے تحت مین اور FMR روڈ پر 43.385 ملین روپے خرچہ کیا جا چکا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ٹوٹل 25 سڑکات پر 90.827 ملین روپے خرچہ کیا گیا ہے اور حلقہ پی پی۔120 میں 43.385 ملین خرچہ ہائی وے(ایم اینڈ آر) ڈویژن نمبر 2 فیصل آباد کے تحت کیا جا چکا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حافظ آباد گوجرانوالہ روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1662: **جناب مظفر علی شیخ**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حافظ آباد سے گوجرانوالہ روڈ کی لمبائی کتنے کلومیٹر ہے، یہ کب بنائی گئی اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی وجہ سے اکثر ٹریفک جام رہتی ہے، طلباء و طالبات کو سکول پہنچنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) حافظ آباد سے گوجرانوالہ روڈ کی لمبائی 41.90 کلومیٹر ہے۔ اس سڑک کی کشادگی 31-03-2014 میں مکمل کی گئی ہے اور اس پر کل 1788.878 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ساری سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ البتہ آبادی والے حصوں میں نالوں کے بند ہونے سے اور صفائی کا مناسب بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے سڑک خراب ہو رہی ہے اور کچھ جگہوں پر ٹریفک جام کا بھی مسئلہ درپیش رہتا ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کے builtup area میں مرمت کی ضرورت ہے لیکن نکاسی آب کا مناسب بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے مرمت ممکن نہیں ہو پا رہی۔ نکاسی آب اور نالوں کی صفائی ٹاؤن کمیٹی / UCC کے ذمہ ہے۔

میاں چنوں چک نمبر 109/15-ایل رسالہ (ضلع خانیوال) سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1694: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 109/15-ایل رسالہ میاں چنوں (ضلع خانیوال) سڑک کی تعمیر شروع ہوئی تھی کافی سڑک بن چکی ہے؟

(ب) اس سڑک پر کتنا کام ہوا ہے اور کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، اس کا ٹھیکہ کس کو الاٹ ہوا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کا ادھورا کام ٹھیکیدار چھوڑ گیا ہے؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کے بقیہ حصہ کی تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ سکیم Phase-V KPRRP 2017-18 میں شامل ہے۔ اس سڑک کی کل لمبائی 24.25 کلومیٹر ہے اور اس کی لاگت 277.145 (ملین) ہے جس میں 22.95 کلومیٹر سڑک مکمل ہو چکی ہے۔

(ب) یہ کام دگل کنسٹرکشن کمپنی کو الاٹ ہوا تھا اور اس پر 220.136 (ملین) خرچ ہو چکا ہے اور یہ سکیم 2018-19 میں unfunded ہو چکی ہے۔

(ج) بقایا فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ٹھیکیدار نے کام روک دیا ہے جونہی بقایا فنڈز 57.000 (ملین) دستیاب ہوں گے تو کام دوبارہ شروع کر دیا جائے گا۔

(د) جی، ہاں! فنڈز کی دستیابی پر کام مکمل کر لیا جائے گا۔

چک نمبر 94/15-ایل میاں چنوں
کو جانے والی سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1696: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 94/15-ایل میاں چنوں کو جانے والی سڑک کا کام شروع ہوا تھا مگر اس پر کام روک دیا گیا ہے اس پر کام روکنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) اس سڑک پر کتنا کام ہوا ہے، کتنا بقایا ہے اور کتنی رقم خرچ ہوئی ہے۔ موجودہ مالی سال 19-2018 میں اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی جلد از جلد تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ اس سکیم پر کام شروع ہوا تھا اور اس کا متعلقہ ٹھیکیدار فوت ہو گیا اور متعلقہ روڈ پر کام نہ ہونے کی وجہ سے سکیم unfunded ہو گئی۔

(ب) اس پر Sub Base تک کام مکمل ہے۔ جس پر ٹوٹل خرچہ 1.045 (ملین) ہوا ہے اور T.S.T/Sub Course کا کام بقایا ہے موجودہ مالی سال 19-2018 میں اس کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

(ج) بقایا فنڈز 1.935 (ملین) کی دستیابی پر کام مکمل کر لیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اوکاڑہ: دیپالپور تا اوکاڑہ روڈ کو دورویہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

431: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اوکاڑہ سے دیپالپور روڈ کب بنی تھی اب اس کی موجودہ حالت کیسی ہے اس سڑک پر کتنی ٹریفک چلتی ہے۔ کتنے علاقوں اور اضلاع کو اس سڑک کا فائدہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دیپالپور اوکاڑہ روڈ مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے اور سڑک ہذا بے شمار اموات کا سبب بن رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس روڈ کو ڈبل کرنے (دورویہ) کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مذکورہ سڑک مالی سال 10-2009 میں تعمیر ہوئی۔ سڑک کی موجودہ حالت خستہ ہے جبکہ سڑک آبادی والے حصوں میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ ٹریفک سروے 2017 کے مطابق سڑک مذکورہ پر 14425 وہیکل روزانہ گزرتی ہیں۔ سڑک مذکورہ کا فائدہ اوکاڑہ، دیپالپور اور ملحقہ آبادیاں (حویلی لکھا، بصیر پور، ہیڈ سیلمانکی، حجرہ شاہ مقیم، بنگہ حیات بشمول دیگر سینکڑوں گاؤں) ضلع پاکپتن اور بہاولنگر کو ہے۔

(ب) اس حد تک درست تسلیم ہے کہ دیپالپور اوکاڑہ روڈ بڑی آبادی والے حصوں میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور یہ بھی درست ہے کہ زیادہ ٹریفک ہونے کے باعث سڑک پر آئے روز حادثات ہو رہے ہیں۔

(ج) جی، ہاں! حکومت پنجاب مذکورہ سڑک کو دورویہ کرنے کے لئے پہلے ہی منصوبہ کو PPP Mode کے تحت بننے والی سڑکات کی فہرست میں شامل کر چکا ہے جس کی باقاعدہ منظوری کے بعد سڑک مذکورہ کو دورویہ کرنے کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

اوکاڑہ: پی پی۔185 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

436: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ پی پی۔185 بصیر پور تا مروک کلاں براستہ گیلن 1۔بکا جھبجھ 2۔جیٹھ پور تا مروک کلاں، 3۔ مروک کلاں تا ہجرہ شاہ مقیم 4۔D/2 جھوک بلوچاں تا کھجور والا 5۔ اٹاری تا مہمند 6۔ منڈی احمد آباد تا موجو کی 7۔ بصیر پور تا مڑھا شریف 8۔منڈی احمد آباد تا کنگن پور سڑکات repair ہونے کے قابل ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت / محکمہ کب تک ان سڑکوں پر کام شروع کر دے گا نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑکات repair ہونے کے قابل ہیں۔

(ب) فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑکات کی مرمت کر دی جائے گی۔

جام پور بائی پاس روڈ سے متعلقہ تفصیلات

439: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جام پور میں بائی پاس روڈ کب تعمیر کیا گیا؟

(ب) اس پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی اور اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا تھا نیز اس بائی پاس کا کام کب مکمل ہوا؟

(ج) کیا اس بائی پاس پر ریفلیکٹر لگائے گئے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز کیا حکومت بائی پاس پر کم از کم 500 میٹر پہلے ریفلیکٹر لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جام پور بائی پاس روڈ مورخہ 15-مارچ 2016 کو مکمل ہوا۔

(ب) جام پور بائی پاس روڈ پر مبلغ 506.571 ملین روپے لاگت آئی ہے اور جام پور بائی پاس روڈ کا کام مندرجہ ذیل دو کمپنیوں کو دو حصوں میں الاٹ کیا گیا تھا۔

(i) میسرز منظور اینڈ برادرز

(ii) میسرز شفقت منصور

جام پور بائی پاس روڈ کا کام مورخہ 15-مارچ 2016 کو مکمل ہوا۔

(ج) اس بائی پاس روڈ پر ریفلیکٹر نہیں لگائے گئے اس پراجیکٹ میں ریفلیکٹر شامل نہ تھے۔

ماموں کانجن سے تاندلیانوالہ روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

517: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماموں کانجن سے تاندلیانوالہ روڈ (فیصل آباد) کی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک خراب ہونے کی وجہ سے حادثات میں بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں اور سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے زمینداروں کو اپنی اجناس منڈی تک پہنچانے میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس سڑک کی جلد از جلد تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) سڑک ماموں کانجن تا تاندلیانوالہ (اندر حدود ضلع فیصل آباد) کل لمبائی 42 کلومیٹر ہے۔ سمندری رجانہ روڈ زیر تعمیر ہونے کی بناء پر تمام ہیوی و لائٹ ٹریفک جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور پیچہ وطنی روڈ بذریعہ کمالیہ جانے کے لئے اس روڈ کو استعمال کرتے ہیں جس کی بناء پر سڑک کی حالت اکثر و بیشتر خراب رہتی ہے۔ گو کہ محکمہ ہائی وے سڑک پر پیچ ورک کرتا رہتا ہے۔

ماموں کانجن تاندلیانوالہ روڈ پر محکمہ ہائی وے سڑک کی دیکھ بھال و مرمت کا کام جاری کئے ہوئے ہے۔ سمندری رجانہ روڈ زیر تعمیر ہونے اور ٹریفک کا ماموں کانجن تاندلیانوالہ روڈ کو متبادل روڈ کے طور پر استعمال کی وجہ سے سڑک جلدی قابل مرمت ہو گئی ہے۔

(ب) سڑک پر حادثات کی وجہ ٹریفک کی تیز رفتاری ہے نہ کہ سڑک کی مرمت۔

(ج) ماضی میں اس سڑک کی مرمت (ری سرفیسنگ) کے دو مرتبہ ٹینڈر ہوئے ہیں لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی بناء پر پایۂ تکمیل تک نہ پہنچے ہیں۔ مالی سال 19-2018 میں بھی سڑک کی موجودہ حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈبل سرفیس ٹریٹمنٹ (DST) سال 19-2018 کی مرمت پروگرام میں شامل کی گئی تھی لیکن اس سال فنڈز دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے منظوری نہ ہو سکی۔

ملتان: تحصیل شجاع آباد کی ٹوٹ پھوٹ کی شکار سڑکوں کی تعمیر کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

527: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سکندر آباد تا سکندر آباد لنک روڈ، سکندر آباد شاہ پور سے سکندر آباد روڈ، سکندر آباد کھوکھراں روڈ رحمان ٹاؤن روڈ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کی تعمیر کب ہوئی تھی؟

(ب) ان روڈز کی اب حالت کیسی ہے؟

(ج) اگر یہ روڈ / سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں تو ان کی کب تعمیر کی جائے گی؟

(د) کیا ان کے لئے کوئی رقم سال 19-2018 میں مختص کی گئی ہے تو کتنی مختص ہے اور اس سے کون کون سی روڈ / سڑک کی تعمیر / مرمت کی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ سڑک تقریباً 40 سال پہلے تعمیر ہوئی اس کی تعمیر کے بارے میں کوئی حتمی بات نہیں کہی جا سکتی۔

(ب) یہ سڑک شجاع آباد روڈ سے شروع ہو کر آبادی سکندر آباد تا شاہ پور (بستی) تک ہے۔ سکندر آباد سے شاہ پور روڈ کی لمبائی 4.25 کلومیٹر ہے۔ موجودہ حالت انتہائی خراب ہے جبکہ سکندر آباد تا کھوکھراں روڈ تقریباً 2.00 کلومیٹر ہے اور اس کا ایک کلومیٹر حصہ پختہ سڑک پر مشتمل ہے۔ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کی وجہ سے ٹریفک کی روانی میں کافی مشکلات ہیں۔

(ج) گزشتہ چند سالوں میں ان سڑکات کے لئے کوئی فنڈز / لاگت وغیرہ مختص نہیں کی گئی ہے اس لئے ان سڑکات کی تعمیر نہیں ہو سکی۔

(د) مالی سال 19-2018 میں ایک سڑک ایکسپریس وے شجاع آباد سے سکندر آباد کی آبادی تک 2.00 کلومیٹر سڑک کی تعمیر کے لئے دو کروڑ رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ فنڈز کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام 19-2018 کے تحت رکھا گیا ہے۔ اس سڑک کی تعمیر کا ٹھیکہ مورخہ 12.06.2019 کو ہو گیا ہے اور موقع پر کام جاری ہے۔

رنگ روڈ اتھارٹی کے قیام، آمدن و اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

564: چودھری اشرف علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رنگ روڈ اتھارٹی کا قیام کب عمل میں لایا گیا۔ اس اتھارٹی کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کریں؟

(ب) رنگ روڈ اتھارٹی کے گزشتہ تین سال کے آمدن و اخراجات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا مذکورہ سالوں کی آمدن و اخراجات کا آڈٹ کروا گیا ہے اگر ہاں تو کون کون سی مالی بے ضابطگی یا بد عنوانی سامنے آئی اور اس میں کون کون سے افسران و اہلکاران ملوث پائے گئے؟

(د) رنگ روڈ پر ٹال ٹیکس کس شرح سے گاڑی مالکان سے وصول کیا جاتا ہے؟

(ہ) رنگ روڈ پر سفر کرنے والی کن کن گاڑیوں کو ٹال ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) رنگ روڈ اتھارٹی کا قیام مورخہ 15.06.2011 کو عمل میں لایا گیا جس کا نوٹیفکیشن Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ لاہور رنگ روڈ اتھارٹی کے منشور میں، رنگ روڈ انفراسٹرکچر کا انتظام اور دیکھ بھال، ٹریفک سسٹم کا نظام، مسافروں کی سہولت کاری، داخلی مقامات کی تزئین اور لاہور رنگ روڈ کی جنوبی حصہ کی مزید تعمیر شامل ہیں۔ اتھارٹی کے اہم امور میں لاہور رنگ روڈ اور دیگر اہم سڑکوں کی تعمیر انتظام، دیکھ بھال کی منصوبہ بندی، ترویج، ترتیب اور اطلاق، آزادانہ رنگ روڈ پولیس کے ذریعے رنگ روڈ پر ٹریفک کا انصرام اور بوجھ سنبھالنے کا بندوبست کرنا شامل ہیں۔

(ب) رنگ روڈ اتھارٹی کے گزشتہ تین سالوں کی آمدن و اخراجات کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رنگ روڈ اتھارٹی کے گزشتہ تین سال کا آڈٹ ڈائریکٹر جنرل آڈٹ ورکس (صوبائی) نے باقاعدگی کے ساتھ کیا ہے اور اس میں اب تک کوئی بھی مالی بے ضابطگی یا بد عنوانی سامنے نہ آئی ہے اور اس میں اتھارٹی کا کوئی بھی افسر یا اہلکار ملوث نہیں ہے۔ آڈٹ رپورٹ کا جنرل پیرا Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رنگ روڈ پر ٹال ٹیکس کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	گاڑی	ٹال ٹیکس
1-	کار، جیپ	-/35روپے فی پھیرا
2-	ہائی ایس ویگن	-/70روپے فی پھیرا
3-	منی بس، کوسٹر	-/70روپے فی پھیرا
4-	بس	-/175روپے فی پھیرا
5-	لوڈر، ٹرک، ڈمپر، پک اپ (Axle 3-2)	-/210روپے فی پھیرا
6-	ٹرک، ٹریلر (Above 3 Axle)	-/350روپے فی پھیرا

(ہ) مندرجہ ذیل گاڑیاں ٹال ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں:

1- جھنڈے والی گاڑیاں جن پر قصر صدارت، وزیر اعظم سیکرٹریٹ، گورنر ہاؤس، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ اور فارن وزٹ آف پاکستان
2- تمام جھنڈے والی سرکاری گاڑیاں
3- پولیس کی گشت والی گاڑیاں
4- ایمبولینس گاڑیاں
5- فوجی گاڑیاں
6- آگ بجھانے والی اور 1122 کی گاڑیاں
7- صفائی والی گاڑیاں

چک نمبر 129 / 15-ایل میاں چنوں سے
نہر لوئر باری دو آب پل گلانوالہ تک روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

566: جناب بابر حسین عابد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 129 / 15-ایل میاں چنوں سے نہر لوئر باری دو آب پل گلانوالہ تک روڈ کی تعمیر شروع ہوئی تھی موقع پر کام روک دیا گیا ہے؟

(ب) اس سڑک پر کام روکنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس سڑک کے بقیہ حصہ پر کب کام شروع ہو گا۔ کیا یہ سڑک اس مالی سال 19-2018 یا 20-2019 میں حکومت مکمل کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ سکیم 18-2017 کی ADP میں شامل تھی اور اس کا تخمینہ لاگت 9.000 (ملین) ہے اور اس کا کل خرچہ 6.436 (ملین) ہوا ہے۔

(ب) اس سکیم کے فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ٹھیکیدار نے کام روک دیا ہے؟

(ج) یہ سکیم 19-2018 میں un-funded ہو گئی تھی جس کا بقایا 2.564 (ملین) فنڈز درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر بقایا کام مکمل کر دیا جائے گا؟

تحصیل صادق آباد میں 18-2017 کے دوران "دیہی پروگرام" کے تحت تعمیر شدہ سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

594: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 18-2017 کے دوران تحصیل صادق آباد میں "دیہی پروگرام" کے تحت کون کون سی روڈ بنائی گئیں؟

(ب) ان روڈز پر کتنا بجٹ لگایا گیا۔ کیا روڈز کی کوالٹی کو تعمیر کے بعد چیک کیا گیا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) سال 18-2017 کے دوران تحصیل صادق آباد میں "دیہی پروگرام" کے تحت (بحالی سڑک از چک نمبر 146/P تا چک نمبر 120/P لمبائی 7.00 کلومیٹر) بنائی گئی ہے۔

(ب) اس روڈ پر 68.144 ملین کا بجٹ خرچ کیا گیا اور کوالٹی کو چیک کیا گیا۔ مذکورہ سڑک ہر طرح کی ٹریفک کے لئے رواں دواں ہے۔

ساہیوال: پی پی۔199 میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

595: **جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔199 ساہیوال میں کتنی صوبائی ہائے وے کی سڑکیں ہیں نیز یہ کن کن علاقہ جات کو آپس میں ملاتی ہیں؟

(ب) ان میں سے کون کون سی سڑک کی حالت بہتر ہے اور کون کون سی شکست وریخت کا شکار ہیں۔

(ج) جو سڑکیں شکست وریخت کا شکار ہیں کیا حکومت انہیں مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) حلقہ پی پی۔199 میں مندرجہ ذیل صوبائی سڑکیں ہیں اور یہ جن علاقہ جات کو آپس میں ملاتی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1) سڑک از ہڑپہ سٹیشن تا ہڑپہ میوزیم (لمبائی 7.00 کلومیٹر)۔
2) سڑک از ساہیوال یکی پکی ہڑپہ اولڈ چیچہ وطنی لکھاں والی (شیر شاہ سوری روڈ) (لمبائی 22.00 کلومیٹر)۔
3) سڑک از کمیر شیر والا روڈ تا پل L/11 (لمبائی 27.80 کلومیٹر)۔
4) سڑک از چک نمبر L-9 / 150 تا L-9/157 (لمبائی 10.19 کلومیٹر)۔
5) سڑک از ہڑپہ بائی پاس تا L-9/157 (لمبائی 17.40 کلومیٹر)۔
6) سڑک از اڈہ شبیل تا چک نمبر L-9/145 (لمبائی 17.30 کلومیٹر)۔
7) سڑک از فتووالا موڑ تا نائی والا شریں والا (لمبائی 12.60 کلومیٹر)۔
8) سڑک از ہڑپہ تا مراد کے کاٹھیا (لمبائی 13.00 کلومیٹر)۔
9) سڑک از اڈا بوٹی پال تا چک نمبر L-9/138 (لمبائی 8.50 کلومیٹر)۔

(ب) مندرجہ ذیل سڑکات کی حالت بہتر ہے اور ان کی مرمت درکار نہ ہے۔

1) سڑک از ہڑپہ سٹیشن تا ہڑپہ میوزیم (لمبائی 7.00 کلومیٹر)۔
2) سڑک از ساہیوال یکی پکی ہڑپہ اولڈ چیچہ وطنی لکھاں والی (شیر شاہ سوری روڈ) (لمبائی 22.00 کلومیٹر)
3) سڑک از چک نمبر L-9/150 تا L-9/157 (لمبائی 10.19 کلومیٹر)۔
4) سڑک از فتووالا موڑ تا نائی والا شریں والا (لمبائی 12.60 کلومیٹر)۔

مندرجہ ذیل سڑکات کی حالت درست نہ ہے اور ان کی خصوصی مرمت درکار ہے۔

1) سڑک از کیر شیر والا روڈ تا پل 11/L (لمبائی 27.80 کلومیٹر)۔
2) سڑک از ہڑپہ بائی پاس تا 157/L-9 (لمبائی 17.40 کلومیٹر)۔
3) سڑک از اڈا شبیل تا چک نمبر 145/L-9 (لمبائی 17.30 کلومیٹر)۔
4) سڑک از ہڑپہ تا مراد کے کاٹھیا (لمبائی 13.00 کلومیٹر)۔
5) سڑک از اڈا بوٹی پال تا چک نمبر 138/L-9 (لمبائی 8.50 کلومیٹر)۔

(ج) جی، ہاں! رواں مالی سال 20-2019 میں فنڈز کی دستیابی پر حکومت مذکورہ سڑکات کی مرحلہ وار مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 365 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

سرگودھا: منشیات فروشوں کی فائرنگ سے پولیس کانسٹیبل کی ہلاکت

365: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "آواز" مورخہ 19۔نومبر 2019 کی خبر کے مطابق سرگودھا شہر میں منشیات فروشوں کی فائرنگ سے پولیس کانسٹیبل شہید ہو گیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اس واقعہ میں ملوث کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اس واقعہ کی اب تک کی مکمل تفتیش سے آگاہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ سرگودھا شہر میں یہ واقعہ رونما ہوا اور اس کے نتیجے میں ہمارا ایک کانسٹیبل شہید ہوا۔ اس واقعہ کا مقدمہ نمبر 414 مورخہ 2019-11-21 کو بجرم 02/324/353/7ATA

درج کر لیا گیا ہے۔ اس مقدمے میں چار ملزمان کو نامزد کیا گیا ہے جن میں سے دو گرفتار ہو چکے ہیں اور دو ابھی گرفتار نہیں ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ ان کو بھی جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، ان دو ملزمان کو بھی بہت جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

ملک احمد سعید خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: ملک احمد سعید خان! ابھی آپ تشریف رکھیں میں آپ کو بعد میں ٹائم دیتا ہوں۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: اب رپورٹ پیش کرنے کی تحریک ہے۔ جی، محترمہ مومنہ وحید مجلس قائمہ برائے ہوم کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون پروبیشن اینڈ پیرول سروس
پنجاب 2019 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! میں

"The Punjab Probation and Parole Service Bill 2019 (Bill No. 32 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔ "

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: اب جناب امین اللہ خان مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019،
مسودہ قانون (ترمیم) ویلیج پنچایتیں و نیبرہڈ کونسلز پنجاب 2019 اور
مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019
کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! میں

"The Punjab Local Government Amendment Bill 2019 (Bill No. 34 of 2019),

The Punjab Village Panchyats and Neighborhood Council (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 35 of 2019) and

The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2019 (Bill No. 38 of 2019).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 707 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے، جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

کوٹ لکھپت قبرستان میں
تین نومولود بچوں کی تدفین شدہ میتیں بر آمد ہونے کا انکشاف

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 18۔اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق کوٹ لکھپت قبرستان سے تین نومولود بچوں کی تدفین شدہ میتیں بر آمد ہونے کا انکشاف۔ صوبائی دارالحکومت میں قبرستان بھی محفوظ نہ رہے۔کوٹ لکھپت کے علاقہ کچا جیل روڈ فرید کالونی قبرستان میں تین بچوں کی تدفین شدہ میتیں قبروں سے باہر آ گئیں۔ کفن سمیت بچوں کی لاشیں قبروں سے باہر کیسے آئیں، کوئی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں، فرید کالونی قبرستان میں تین روز کی نومولود بچی کو ایک روز پہلے دفنایا گیا، اگلے روز لواحقین فاتحہ خوانی کے لئے پہنچے تو قبر بڑی دیکھ کر حیران رہ گئے۔ لواحقین پولیس کو ساتھ لائے اور قبرستان کی تلاشی لی تو تین بچوں کی میتیں قبروں سے باہر پڑی ملیں۔ اطلاع ملتے ہی اہل علاقہ کی بڑی تعداد قبرستان پہنچ گئی، اہل محلہ نے گورکن پر قبریں تبدیل کرنے کا الزام لگا دیا۔ اہل محلہ کا کہنا ہے کہ گورکن پیسے لے کر قبریں تبدیل کر دیتا ہے۔اس خبر سے لاہور کی عوام میں شدید غم و غصہ اور تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! ابھی اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا آپ اس تحریک التوائے کار کو pending فرمالیں۔

جناب چیئرمین: جی، جواب آنے تک اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 768 شیخ علاؤالدین کی ہے۔جی، شیخ صاحب! اسے پیش کریں۔

معصوم بچوں سے جنسی زیادتی اور پورنوگرافی جیسے واقعات میں اضافہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک بار پھر معصوم بچوں سے جنسی زیادتیاں اور "Pornography" اس پر معاشرے کی تنزلی، بے حسی اور قانون کی بے بسی کھل کر سامنے آئی ہے۔ سہیل ایاز نامی بھیڑیا جو کہ برطانیہ سے انہی جرائم میں نکالا گیا تھا کس طرح پاکستان آ کر خیبر پختونخوا حکومت کے ایک "Foreign Funded Project" میں -/350,000 روپے ماہوار پہ لگایا گیا۔ محرک حیران ہے کہ اس قسم کے کتنے بھیڑیے کن کن اداروں اور محکموں میں موجود ہیں۔ "Me Too" تحریک جس نے پورے یورپ امریکہ اور آسٹریلیا اور کسی حد تک ایشیا کے ممالک کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور ایسے ایسے نام نہاد بڑے بڑے نام جو اس وقت بھی اہم اداروں میں اہم عہدوں پر براجمان ہیں کو بے نقاب کیا جا رہا ہے۔ روزانہ بے شمار بچے اور بچیاں ظلم کا شکار ہو رہے ہیں لیکن ماں باپ شرم و حیا کے مد نظر اور قانونی توڑ جوڑ جس میں افسوسناک بات ہے کہ وکلاء بھی شامل ہیں کے مد نظر اپنی کمزوری یا غریبی کے سامنے اُف تک نہیں کر سکتے۔ جس ماں نے راولپنڈی پولیس کو اپنے بچے کے ساتھ ہونے والی زیادتی اور سہیل ایاز کے مکروہ کردار کی اطلاع دی اور پھر سہیل ایاز کا 30 بچوں کے ساتھ زیادتی کا اقرار مملکت خداداد کے Welfare State ہونے کے دعوے پر ایک سوالیہ نشان ہے اور ایوان میں بیٹھا ہوا ہر معزز ممبر اس کا جواب دہ ہے۔ پاکستان میں بچوں کے ساتھ زیادتی پر بین الاقوامی طور پر Street of Shame جیسی ڈاکومینٹریاں بن چکی ہیں لیکن بچوں کے ساتھ ظلم و زیادتی بدستور ہو رہی ہے اور ان بچوں کو نفسیاتی طور پر بے پناہ تباہ کن مسائل کا سامنا ہے۔ اب تک 1300 بچوں کے ساتھ زیادتی کے کیسز رجسٹرڈ کئے گئے ہیں لیکن یہ Tip of the Iceberg ہیں۔ معزز ایوان کو ایسے بھیانک معاملات میں پولیس کا کردار بھی سامنے رکھنا ہو گا۔ تقریباً تمام ایسے معاملات میں پولیس کا ماں باپ کو پہلا جواب یہ ہوتا ہے کہ رشتہ داروں، مزاروں یا میلوں میں بچوں کو تلاش کرو۔ لڑکیوں کی صورت میں چاہے اُس کی عمر دس سال ہی کیوں نہ ہو کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ جانے کا سرٹیفکیٹ دے دیا جاتا ہے۔ بچوں کے ساتھ جو

چونیاں میں ظلم ہوا، مجرم سہیل شہزاد کے بارے میں پتا چلا کہ وہ پہلے بھی اسی قسم کے مقدموں میں گرفتار ہوا تھا اور وہ پھر کس طرح رہا ہوا اس کا جواب حکومت کے ساتھ ساتھ عدلیہ کو بھی دینا چاہئے۔ مزید ایک لمحہ ضائع کئے بغیر "Me Too" تحریک کو پورے جوش و خروش اور جذبے کے ساتھ شروع کر دیا جائے۔ خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر ستم زدہ بچوں کے والدین کو حکومتی سطح پر مکمل تحفظ اور نگرانی میں خفیہ طور پر ان بھیڑیوں کے نام لے کر DNA ٹیسٹ کروائے جائیں تاکہ عہدوں اور قانونی موشگافیوں کے پیچھے چھپے ان بھیڑیوں کو سر عام پھانسی دی جائے اور اس تحریک میں ہر شعبہ زندگی کو شامل کیا جائے۔ ایسے کیسز کی سماعت کرنے والی تمام عدالتیں Day to Day Hearing کے ذریعے دس دن میں فیصلہ کی پابند ہوں اس پر قانون سازی ہونی چاہئے اور تین دن میں execution کر دی جائے اور جو وکلاء ایسے تمام مجرموں کی وکالت کرتے ہیں ان کا چہرہ بھی قوم کے سامنے لایا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ گزارش ہے کہ محرک نے جو تحریک پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ کچھ لوگوں کے بھیانک کردار کی وجہ سے ہمارے معاشرے کا ایک بھیانک کردار سامنے آتا ہے اور اس سے کسی بھی شخص کو اختلاف نہیں ہے۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں اور معزز ممبر بھی جانتے ہیں کہ سب سے پہلے اس قسم کے واقعات چونیاں میں ہوئے یا پھر recently ایک واقعہ ہوا تو اس میں گورنمنٹ اور وہاں کی مقامی انتظامیہ نے دن رات۔۔۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف میاں محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے
تو معزز ممبران حزب اختلاف نے شیر آیا شیر آیا کی نعرے بازی کی)

MR CHAIRMAN: Please order in the House. Order in the House. شیخ علاؤالدین کی تحریک التوائے کار پر بہت اہم بات ہو رہی ہے آپ سب ممبران غور سے بات سنیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ مقامی انتظامیہ نے دن رات محنت کر کے اس کیس کو resolve کیا اور ملزمان گرفتار ہوئے۔ اس سے پہلے بھی وہاں واقعہ ہوا اس کے ملزمان بھی گرفتار ہوئے، ابھی حال ہی میں راولپنڈی میں ایک گروہ کو unearth کر کے ان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ already اس پر کام کر رہی ہے اور ہم نے سی ٹی ڈی کے ذریعے باقاعدہ ایک سیل قائم کیا ہے جو اس قسم کے واقعات سے نمٹنے کے لئے کارروائی کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جتنا concern ان کا ہے اتنا ہی گورنمنٹ کا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں گورنمنٹ یا اپوزیشن کا تعلق نہیں ہے بلکہ ایک عام پاکستانی اور ایک عام مسلمان کا بھی اتنا ہی concern ہے اور گورنمنٹ اس concern سے آگاہ ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس سلسلے میں اقدامات کئے جائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں آپ اور وزیر قانون کا شکر گزار ہوں۔ میری تحریک التوائے کار کا gist یہ ہے کہ اس بارے میں legislation کی جائے اور day to day hearing بھی کی جائے۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں اس حوالے سے جو کچھ کیا اور موجودہ حکومت جو کچھ کر رہی ہے وہ ایک طرف ہے لیکن آج کے اخبار میں خبر شائع ہوئی ہے کہ تین بچوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ یہ زیادتی کس نے کی ہے؟

جناب چیئرمین! میں شرم کے مارے اس بارے میں بات نہیں کر سکتا لیکن ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کر دے ہم بے حس لوگ ہیں۔ اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ ایک باقاعدہ تحریک چلائی جائے، effected لوگوں کو shelter دیا جائے، بچوں اور بچیوں کو آگاہ کیا جائے کہ معاشرہ انہیں support کرے گا۔ جن بچوں کے ساتھ ایسا سانحہ ہوتا ہے وہ ساری عمر کے لئے ذہنی طور پر معذور ہو جاتے ہیں، ان کے ماں باپ ساری عمر کرب میں مبتلا رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین !وزیر قانون اس بارے میں قانون سازی کروائیں۔دس دن کے اندر اندر اس بابت قانون سازی منظوری کروائی جائے اور ایسے کیسز کی تین دن کے اندر execution کردی جائے۔اگر ایسا کیا جائے تو تب ہم واقعی ایک اسلامک سٹیٹ کے شہری کہلا سکتے ہیں بصورت دیگر ہم اس ملک کو اسلامک سٹیٹ نہیں کہہ سکتے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے تمام اقدامات اُٹھائے جائیں گے اور اگر قانون سازی کی ضرورت پڑی تو ضرور کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19 / 779 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔جی،اسے پیش کریں۔

سبزہ زار ڈی بلاک لاہور میں مویشیوں کی وجہ سے مکینوں کو پریشانی کا سامنا

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "92"نیوز کی اشاعت مورخہ 24۔جولائی 2019 کی خبر کے مطابق سبزہ زار لاہور کی رہائشی کالونی میں مویشی موجود ہیں جس کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا،جانوروں کی وجہ سے علاقے میں گندگی کے ڈھیر سے بیماریاں پھیلنے لگیں۔تفصیل یوں ہے کہ لاہور کے علاقے سبزہ زار کی یونین کونسل نمبر 101،ڈی بلاک کے مکان نمبر 601 اور 460 ڈی بلاک کے علاوہ اور بہت سارے گھروں میں بکری پال مہم جاری ہے۔اس طرح اور بھی گھروں میں حکومت کی طرف سے رہائشی کالونیوں میں مویشیوں کی روک تھام کے باوجود مویشی پال رکھے ہیں جن کے باعث یہاں کے رہائشیوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔مکینوں نے ڈی سی لاہور اور دیگر متعلقہ افسران کو درخواستیں دی تھیں جن پر عملدرآمد کرتے ہوئے جانوروں کو رہائشی کالونی سے نکال دیا گیا تھا لیکن کچھ دنوں بعد دوبارہ کالونی کو دیہاتی کالونی بنا دیا گیا ہے۔

سبزہ زار ڈی بلاک میں بااثر افراد نے محکمہ کی ملی بھگت کے ساتھ کالونی میں مویشیوں کے ساتھ ساتھ اپنے ڈیرے بنائے ہوئے ہیں۔ ڈی بلاک میں گندگی کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی آلودگی پیدا ہو رہی ہے۔ مکینوں کا انتظامیہ سے مطالبہ ہے کہ حکومت فی الفور ایکشن لے اور ان کو اس اذیت سے نجات دلائی جائے تاکہ وہ سکھ کا سانس لے سکیں۔ حکومت کی طرف سے واضح احکامات ہونے کے باوجود شہر میں کوئی جانور نہیں رکھ سکتا۔ اس کے باوجود سبزہ زار میں دھڑلے سے لوگوں نے اپنے گھروں میں جانور پال رکھے ہیں جس سے نہ صرف شہر کا حُسن برباد ہو رہا ہے بلکہ ڈینگی سمیت بہت سی مہلک بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ اس حوالے سے ڈی بلاک میں رہائشیوں میں بڑی تشویش پائی جا رہی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے اپنی تحریک میں ایک specific کیس کے حوالے سے بتایا ہے لہٰذا میں تھوڑی سی مہلت چاہوں گا تاکہ اس بارے میں specific جواب بھی لے لوں اور محرک کو مطمئن کر سکوں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 788/19 محترمہ زینب عمیر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

قیدی محمد اقبال اور محمد انور کی عمر کم ہونے کی وجہ سے سزائے موت ختم کرنے کا مطالبہ

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ قیدی محمد اقبال اور محمد انور جو کہ بوقت جرم سرزد ہوئے، اٹھارہ سال سے کم عمر تھے اور سزائے موت کے مرتکب ہوئے۔ یہ مجرمان حق رکھتے تھے کہ صدر پاکستان کی جانب سے

جاری کردہ نوٹیفکیشن کا فائدہ اُٹھائیں جس کے مطابق کم سن مجرمان کی سزائے موت کو ختم کیا گیا۔ مورخہ 18۔اگست 2003 لاہور ہائی کورٹ لاہور کو ایک خط مع لسٹ محکمہ داخلہ کی جانب سے موصول ہوا جس میں محمد اقبال کا نام موجود تھا۔ خط میں یہ بھی لکھا گیا کہ آئین پاکستان کی شق نمبر 45 کے مطابق نوٹیفکیشن کا اطلاق خود بخود ہونا تھا اور صدر پاکستان سے رحم کی اپیل کی ضرورت نہ تھی۔ Rule No.3(3) کے Government Rules of Business 2011 Punjab شیڈول II کے مطابق سزاؤں پر عملدرآمد، تبدیلی، التواء، معافی اور اطلاق کی ذمہ داری محکمہ داخلہ کی ہے۔ محکمہ داخلہ وفاقی پالیسی کے لازمی عملدرآمد اور بجا آوری کی بھی ذمہ دار ہے مگر اس ضمن میں اب تک کوئی پیشرفت نہ ہوئی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! مجھے اس کی details لینی ہوں گی لہٰذا استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان اپنے موبائل سے مووی بناتے رہے)

جناب سمیع اللہ خان! آپ مووی نہیں بنا سکتے۔ مہربانی کر کے مووی نہ بنائیں۔

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں challenge کرتا ہوں کہ ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! کورم پورا ہے لیکن آپ challenge کرتے ہیں تو میں پھر گنتی کروا دیتا ہوں۔ دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔ جناب سمیع اللہ خان! آپ بے شک خود count کر لیں۔ ہم گورنمنٹ بزنس take up کرتے ہیں اور آپ گنتی کر لیں۔

Minister for Law & Parliamentary Affairs may move the motion for leave of the Assembly.

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان گنتی کرتے رہے)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں نے گنتی کی ہے کورم پورا نہیں ہے۔ اس وقت ایوان میں 89 ممبران موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ایک مرتبہ پھر گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

تین دفعہ گنتی کرانے کے بعد اس وقت ہاؤس میں 106 معزز ممبران موجود ہیں لہٰذا کورم پورا ہے۔ تین دفعہ گنتی ہو چکی ہے۔ میڈیا اس کو نوٹ کر رہا ہے۔ جناب سمیع اللہ خان نے آج تین دفعہ گنتی کروائی ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! تحریک پیش کرنے سے پہلے میں ایک عرض کرنی چاہوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم جمہوریت اور جمہوری اقدار کی بہت زیادہ باتیں کرتے ہیں۔ میں نے آج سے دو تین دن پہلے بھی کہا تھا کہ قائد حزب اختلاف صرف اپنی سیاست کرنے کے لئے پروڈکشن آرڈرز کا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ آپ نے آج دیکھا ہو گا کہ قائد حزب اختلاف صرف دو منٹ کے لئے آئے ہیں اور پھر باہر چلے گئے۔ وہ باہر کس وقت گئے؟ وہ باہر اس وقت گئے جس وقت legislation یا گورنمنٹ بزنس شروع ہو رہا تھا

جو کہ اس اسمبلی کا اصل کام ہے۔ کل پہلے یہ آرڈیننسز پر بات کرتے رہے اور پھر کوئی اور بات کرتے رہے لیکن کل جس وقت یہاں بل پیش ہو رہا تھا۔

جناب چیئرمین! آپ نے دیکھا کہ حزب اختلاف کی طرف سے ایک بھی ترمیم نہیں تھی یہ ان کا legislative role ہے۔ یہاں کورم پوائنٹ آوٹ کیا گیا تو کورم پوائنٹ آوٹ کرنے والے معزز ممبر سے کہا گیا کہ آپ خود گنتی کریں۔ انتہائی شرمناک بات ہے کہ ایک سو سے زیادہ معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ ڈھٹائی سے 83 کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ یہ پھر گنتی کریں یہ دس بار گنتی کریں اور پھر اس معزز ہاؤس سے معافی مانگیں کیونکہ انہوں نے on the floor of the House جھوٹ بولا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سے سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے بازی کی گئی)

سرکاری کارروائی

قواعد انضباط کار

صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MR CHAIRMAN: Now, we take up the motion under rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننسوں کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

> That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."
>
> 1) The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019 (XIV of 2019).
>
> 2) The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019 (XV of 2019).
>
> 3) The Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2019 (XVI of 2019).
>
> 4) The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 (XVII of 2019).

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."
>
> 1) The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019 (XIV of 2019).

2) The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019 (XV of 2019).
3) The Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2019 (XVI of 2019).
4) The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 (XVII of 2019).

Those who are in favour that leave be granted may rise in their seats. Secretary Assembly may count the members.

(There were more than 110 members and the leave was granted.)

(تحریک منظور ہوئی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے سیٹوں پر کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی)

آرڈیننسز

(میعاد میں توسیع کی قراردادیں)

MR CHAIRMAN: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019 (XIV of 2019), promulgated on 26th September 2019, for a further period of ninety days with effect from 25th December 2019."

MR CHAIRMAN: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019 (XIV of 2019), promulgated on 26th September 2019, for a further period of ninety days with effect from 25th December 2019."

Now, the question is:

That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019 (XIV of 2019), promulgated on 26th September 2019, for a further period of ninety days with effect from 25th December 2019."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR CHAIRMAN: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019(XV of 2019), promulgated on 5th November 2019, for a further

period of ninety days with effect from 3rd February 2020."

MR CHAIRMAN: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019(XV of 2019), promulgated on 5th November 2019, for a further period of ninety days with effect from 3rd February 2020."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019 (XV of 2019), promulgated on 05 November 2019, for a further period of ninety days with effect from 3rd February 2020."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR CHAIRMAN: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) ویلیج پنچایتیں اینڈ نیبرہڈ کونسلز پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance

2019 (XVI of 2019), promulgated on 5th November 2019, for a further period of ninety days with effect from 3rd February 2020."

MR CHAIRMAN: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2019 (XVI of 2019), promulgated on 5th November 2019, for a further period of ninety days with effect from 3rd February 2020."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2019 (XVI of 2019), promulgated on 5th November 2019, for a further period of ninety days with effect from 3rd February 2020."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے سیٹوں پر کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی)

MR CHAIRMAN: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 (XVII of 2019), promulgated on 16th November 2019, for a further period of ninety days with effect from 14th February 2020."

MR CHAIRMAN: The Resolution moved is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 (XVII of 2019), promulgated on 16th November 2019, for a further period of ninety days with effect from 14th February 2020."

Now, the question is:

> "That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 (XVII of 2019), promulgated on 16th November 2019, for a further period of ninety days with effect from 14th February 2020."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

MR CHAIRMAN: Minister for Law may lay the reports.

حکومت پنجاب کے مختلف محکموں

کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I lay the following Reports.

(i) Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts of Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18.

(ii) Audit Report on the Accounts of Public Sector Companies Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18 (Volume-II).

(iii) Audit Report on the Accounts of Disaster Management Organizations, Punjab for the Audit Year 2017-18.

(iv) Audit Report on the Accounts of C&W, HUD&PHE, Irrigation, LG&CD Departments and Infrastructure Development Authority Punjab (IDAP), Government of the Punjab (North) for the Audit Year 2018-19.

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

MR CHAIRMAN: The Reports have been laid and are referred to the Public Accounts Committee No.II, for examination and report within one year.

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے سیٹوں پر کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی)
سید حسن مرتضیٰ! ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

(اذانِ عشاء)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں respond کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کو تحریک کی اجازت دی گئی ہے ویسے ہمارا بزنس ختم ہو چکا ہے۔ آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا تھا اور آپ چلے گئے تھے۔ (قطع کلامیاں)
سید حسن مرتضیٰ! کیا آپ تحریک پیش نہیں کرنا چاہتے؟ This is the last chance آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! جناب سمیع اللہ خان سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔۔۔

زیرو آر نوٹس

(کوئی زیرو آر نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب چیئرمین: آپ تحریک پیش نہیں کرنا چاہتے تو ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 219/19 جناب بلال اکبر خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 220/19 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک 29-نومبر 2019 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔